Regd. L No 2595. رجسٹرڈ ایل نمبر ۲۵۹۵

Digitized by Khilafat Library Rabwah

Regd. L. No. 2595. رجسٹرڈ ایل نمبر ۲۵۹۵

ہفت روزہ اخبار نور

سینکڑوں شاخوں کے ذریعہ اشاعت میں تبلیغ اسلام کے اہم فرائض کو بجالانیوالا واحد اخبار

یَھْدِیْ اللّٰہُ لِنُوْرِہٖ مَنْ یَّشَآءُ

ہر ماہ کی ۳، ۱۷ کو شائع ہوتا ہے

THE "NOOR" Qadian

زیر سرپرستی سردار محمد یوسف

مقاصد

(۱) اسلام کی خوبیوں اور برکات کا ذکر کرنا اور دیگر مذاہب پر اسکی فضیلت ظاہر کرنا۔
(۲) غیر مذاہب میں تبلیغ اسلام کے اہم فرائض کو ادا کرنا۔
(۳) دیگر مذاہب کے حملوں کا کامل و صحیح جواب دینا۔
(۴) راعی اور رعایا کے تعلقات کو مضبوط و مستحکم بنانا۔

ضوابط

چندہ سالانہ عوام سے ۱۲ عہ
" ششماہی " ۷ عہ
" سالانہ سرپرستوں سے ۵ شہ
" امراء " ۱۰ شہ
ممالک غیر سے صرف ۸ شلنگ

جلد ۲۶ | اخبار نور قادیان دارالامان مؤرخہ ۳ نومبر ۱۹۳۶ء مطابق ۱۷ شعبان ۱۳۵۵ھ | نمبر ۶

مسلمانوں کی اشد ضرورت کی تکمیل!

۸ اکتوبر کا کانفرنس گزٹ علی گڑھ لکھتا ہے کہ " اس وقت مسلمانوں کو سخت ضرورت قرآن پاک کے سمجھنے اور اپنے سمجھنے کے بعد دوسروں کو سمجھانے کی ہے، سردار محمد یوسف صاحب ایڈیٹر نور نے قرآن پاک کے گورمکھی اور ہندی ترجمے چھاپکر ان کی بڑی تعداد مفت تقسیم کی، یہ بجائے خود بہت بڑا کام ہے، جس پر مسلمانوں کے مقتدر حضرات اور والیان جائیداد و ریاست کو شرمانے کی ضرورت ہے، انجمنیں بنانے، جلسے منعقد کرنے اور تقریر کرنے یا کسی مقام پر صدارت کیلئے جانے اور مسلمانوں کے کندھوں پر اٹھے اٹھے پھرنے میں نہ لطف ہی ہے اور نہ کچھ نتیجہ ہی ہے، نتیجہ خاموش کام کرنے میں ہے، غل مچانے میں خود تو کچھ کام ہوتا نہیں دوسرے اس کام کو لے دوڑتے ہیں، اور اس سے مسلمانوں کو بعد میں نقصان ہی نقصان پہنچتا ہے، تو ایسا شور و ہنگامہ کس کام کا، جس کا انجام مسلمانوں کا نقصان ہو اللہ تعالیٰ مسلمانوں پر رحم فرمائے، اور توفیق دے کہ وہ کچھ کام کرنا سیکھیں "

نور۔ خاکسار ایڈیٹر نور کو فرقان حمید کے گورمکھی و ہندی تراجم اور آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی گورمکھی سیرت کے ذریعہ جو کچھ خدمت دین کی توفیق میسر آسکی ہے، یہ محض اللہ کریم کا فضل۔ ذالك فضل الله يؤتيه من يشاء والله ذو الفضل العظيم۔ ورنہ من آنم کہ من دانم، پھر یہ بات اپنے اندر اور بھی خصوصیت رکھتی ہے کہ ان کارہائے نمایاں کی تکمیل اور باوجود مفت اشاعت کے بحیثیت مجموعی قوم پر اس کا بوجھ بہت ہی کم پڑا ہے۔ نیز قرآن مجید کے ان تراجم نے غیر مذاہب پر کیا اثر کیا، اس کے لئے آپ اسی اخبار کے صفحات ۱۲ و ۱۳ ملاحظہ کیجئے۔

Digitized by Khilafat Library Rabwah

ضروری اطلاع

نور جس خلوص قلب اور صدق نیت سے سکھوں اور آریوں میں تبلیغ اسلام کے اہم فرائض کو بجا لا رہا ہے وہ دوست تو دوست الحمد للہ! دشمن تک بھی معترف ہیں ایسے مجاہد پرچہ کی اعانت کرنا بلاشبہ اپنی مدد آپ کرنے کے مصداق ہے، قریباً سات سال سے خاکسار ایڈیٹر نور فرقان حمید کے گورمکھی و ہندی تراجم اور آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی گورمکھی سیرت کی تکمیل میں غیر معمولی مصروف رہا، اور الحمد للہ! کہ یہ بے نظیر روحانی تحائف قوم پر بغیر کوئی بوجھ ڈالے پبلک کے سامنے پیش کر دئے، جس کی ضرورت صدیوں سے محسوس ہو رہی تھی اور اب یہ خاکسار آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی ہندی سیرت کی تکمیل کی فکر میں ہے، ان اہم کاموں کی طرف غیر معمولی توجہ ہونے کی وجہ سے میں دوستوں کو نور کی توسیع اشاعت کی طرف کوئی توجہ نہ دلا سکا جس کا یہ نتیجہ ہوا، کہ نہ صرف یہی کہ دوستوں نے نور کی توسیع اشاعت کی طرف کوئی خیال نہ کیا، بلکہ نور کے وی پیوں کی وصولی میں بھی تکلیف دہ بے پرواہی سے کام لیا، نور کا سال جون سے ختم ہوتا ہے، مگر میں فرقان حمید کے ہندی ترجمہ میں غیر معمولی مصروفیت کی وجہ سے بجائے جون کے مارچ کو وی پی کر سکا، یعنی آٹھ ماہ بعد مگر باوجود آٹھ ماہ بعد وی پی کرنے کے پھر بھی اتنے وی پی واپس آئے، کہ جس پر جتنا بھی تعجب اور افسوس کیا جائے، کم ہے، اب جن دوستوں کے نام معہ نمبر خریداری درج ذیل ہیں، انہیں ۲۰ر نومبر کو وی پی ہونگے، نہ صرف یہی کہ نور کی اشاعت قلیل بلکہ اقل ہے، بلکہ یہ اس وقت ایک ہزار روپے کی رقم کا مقروض بھی ہے، مجھے توقع ہے کہ اس آڑے وقت میں دوست نور کا وی پی وصول فرما کر خصوصیت سے دعا اور شکریہ کا موقعہ دینگے ہاں اگر کسی دوست کا وی پی وصول کرنے کا منشاء نہ ہو تو وہ ۱۷ر نومبر تک ضرور دفتر میں اطلاع دیدے، کیونکہ اس سے دفتر فی وی پی پانچ آنے کے نقصان سے بچ جائیگا، اور اگر دوست اپنا چندہ ۱۷ر نومبر سے پہلے پہلے بذریعہ منی آرڈر بھیج سکیں تو انہیں تین آنے کا فائدہ رہیگا۔

۱۴۷ بابو ظہور الحسن صاحب احمدی ہیڈ کلرک دفتر نہر عہ ۱۱ر
۱۱۸ ڈاکٹر محمد دین صاحب بنوں عہ ۱۱ر
۱۲۰ سید وزارت حسین صاحب مونگیر عہ ۱۱ر
۱۲۲ پیر اکبر علی صاحب احمدی پلیڈر سے
۱۴۰ حافظ عبد العلی صاحب وکیل ہائی کورٹ
۱۴۵ خان محمد دلاور خانصاحب عہ ۱۱ر
۱۵۶ ملک محمد ہاشم صاحب عہ ۱۱ر
۱۹۸ منشی مہر الدین صاحب پٹواری نہر عہ ۱۴ر
۱۷۵ مولوی صدر الدین صاحب سینئر اورینٹل ٹیچر عہ ۱۴ر
۱۸۴ شیخ حمید احمد صاحب میمو کنٹ عہ ۱۱ر
۱۹۲ ڈاکٹر خواج احمد صاحب عہ ۱۱ر
۲۰۱ چوہدری فقیر محمد صاحب انسپکٹر پولیس عہ ۱۱ر
۲۱۱ مرزا محمد صادق صاحب سے
۲۲۲ ڈاکٹر گوہر دین صاحب S.A.S عہ ۱۴ر
۲۳۸ جناب محمد نواب خانصاحب ظفر سیال

۲۳۹ ملک عادل شاہ صاحب ترنگزئی عہ ۱۱ر
۲۵۲ خواجہ عبید اللہ صاحب S.D.O. عہ ۱۴ر
۲۶۱ ایم فتح محمد صاحب احمدی سہگل اینڈ کو عہ ۱۱ر
۲۶۸ منشی محمد عبد اللہ خانصاحب پٹواری نہر عہ ۱۱ر
۲۷۷/۳۴۲ جناب ایم عابد شریف صاحب ساگر شموگہ
۲۸۱ جناب محمد اقبال حسین صاحب بی اے بی ٹی عہ ۱۱ر
۲۹۱ جناب عزیزہ بی بی شریف النساء صاحبہ عہ ۱۴ر
۳۰۰ جناب میاں غلام حسین صاحب اوورسیر عہ ۱۴ر
۳۰۴ مولوی محمد علی صاحب ناظر پشاور عہ ۱۱ر
۳۳۶ نواب محمد علیخاں صاحب
۴۸۱ جناب محمد اکرم خانصاحب بی اے نمبردار عہ ۱۱ر
۵۰۵ مرزا احمد بیگ صاحب احمدی انسپکٹر محکمہ انکم ٹیکس عہ ۱۱ر
۵۳۱ پیر محمد زمان شاہ صاحب پلیڈر عہ ۱۱ر
۵۳۷ بابو غلام محی الدین صاحب پوسٹل کلرک عہ ۱۴ر

۵۴۰ جناب سید حسین صاحب انعام دار وکیل یادگیر عہ ۱۱ر
۵۴۲ سردار فضل حق خانصاحب نائب ناظم۔ عہ ۱۱ر
۶۲۴ مولوی محمد عبد العزیز صاحب کارخانہ بیٹری شمشیر مارکہ عہ ۱۱ر
۶۳۶ بابو حبیب الرحمن صاحب کمپونڈر عہ ۱۱ر
۶۵۹ جناب محمد شریف صاحب بی اے ایل ایل بی وکیل عہ ۱۴ر
۶۶۷ جناب سعد اللہ خانصاحب ترنگزئی عہ ۱۱ر
۶۸۷ میر اسحاق علیصاحب احمدی، قصبہ اوٹکور عہ ۱۱ر
۶۹۰ جناب برکت علی خانصاحب عہ ۱۴ر
۷۰۲ منشی دانشمند خانصاحب احمدی عہ ۱۴ر
۷۰۹ خان بہادر شیخ رحمت اللہ صاحب مالاکنڈ سے
۷۱۲ جناب عبد القادر صاحب احمدی کمپونڈر بنوں عہ ۱۱ر
۷۱۳ جناب محمد مہدی علی خانصاحب عہ ۱۱ر
۷۲۵ جناب گل محمد خانصاحب بی اے ایل ایل بی پلیڈر عہ ۱۱ر
۷۲۸ ڈاکٹر اے۔ اے بشری صاحب عدن عہ
۷۲۹ چوہدری محمد حسین صاحب فضلدار عہ ۱۱ر
۷۳۹ پیر محمد گورایا صاحب عہ ۱۱ر
۷۴۱ چوہدری محمد شریف صاحب پولیس انسپکٹر عہ ۱۱ر
۷۴۸ ڈاکٹر غلام قادر صاحب عہ ۱۴ر
۷۷۲ ملک نادر خانصاحب نائب تحصیلدار عہ ۱۱ر
۷۷۶ شیخ عبد الغنی صاحب چیف گڈس کلرک عہ ۱۴ر

۷۸۶ میر مہدی حسین صاحب احمدی عہ ۱۴ر
۸۰۱ چوہدری عزیز اللہ صاحب وکیل عہ ۱۱ر
۸۰۹ راجہ علی محمد خان صاحب افسر مال عہ ۱۴ر
۸۲۳ مولوی نصیر الدین احمد صاحب عہ ۱۱ر
۸۲۷ چوہدری سلطان احمد صاحب بسرا عہ ۱۱ر
۸۳۱ مولوی عبد الرحیم صاحب کیرنگ عہ ۱۱ر
۸۴۳ اسرار محمد ابرار محمد صاحبان عہ ۱۴ر
۸۴۹ چوہدری نواب الدین صاحب احمدی عہ ۱۱ر
۸۵۰ مرزا محمد بیگ صاحب عہ ۱۴ر
۸۵۶ ڈاکٹر محمد شفیع صاحب ویٹرینری اسسٹنٹ عہ ۱۱ر
۸۵۸ شیخ محمد یوسف صاحب سکرٹری انصار اللہ عہ ۱۴ر
۸۶۵ جناب امیر علی صاحب کنٹریکٹر عہ ۱۴ر
۸۶۹ بابو عبد الکریم خاں صاحب پونچھ عہ ۱۱ر
۸۷۰ ماسٹر شاہ محمد صاحب ہری پور عہ ۱۱ر
۸۷۳ چوہدری محمد عمر صاحب لاہور عہ ۱۴ر
۸۷۵ میاں محمد یوسف صاحب احمدی لاہور عہ ۱۱ر
۸۹۷ منشی جان محمد صاحب ہیڈ ورکس عہ ۱۱ر
۹۱۱ شیخ محمد صدیق صاحب گلوب بنیشنل ٹینری عہ ۱۱ر

Digitized by Khilafat Library Rabwah

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم ط نحمدہٗ ونصلی علیٰ رسولہ الکریم

ہند میں آریہ

قوموں کی تاریخ پر جب محققانہ نظر ڈالی جاتی ہے تو جہاں بہت سی باتیں دوسری اقوام سے مختلف معلوم ہوتی ہیں، کچھ نہ کچھ مناسبتیں بھی پائی جاتی ہیں اور تاریخ کے ساتھ ہی جب قوموں کے مذاہب اور رسم و رواج بھی زیر بحث آتے ہیں تو اس شق میں بھی بہت سی باتیں قابل بحث معلوم ہوتی ہیں، قوموں اور مذاہب پر مختلف دور آتے ہیں، ہر دور دوسرے دور سے اکثر امور میں امتیاز رکھتا ہے، ہندوستان کی سرزمین بھی اور اور اقوام اور مذاہب اور رسم و رواج کے اعتبار سے بوقلموں رنگ رکھتی ہے، اگرچہ یہ بات اب تک زیر بحث چلی آتی ہے کہ آریہ یا ہندو ہندوستان میں کہیں باہر سے آئے، یا یہیں کی پیدائش ہیں، جو کچھ اب تک یورپین مشاہیر اور مورخین نے تحقیقات کی ہے اس سے ثابت ہے کہ ہندو لوگ پنجاب کے راستہ سے ہندوستان میں وسط ایشیا سے آئے، اور رفتہ رفتہ سارے ہندوستان اور اس کے قرب و جوار میں پھیلتے گئے، جہاں تک ہمیں علم ہے، ان روایات کی بابت اکثر ہندوؤں کو بھی کوئی اعتراض نہیں۔

پنجاب - ان روایات سے ثابت ہے کہ شروع شروع میں پنجاب ہی میں آریہ لوگ آئے اور اس صوبہ میں جاگزیں ہو کر رفتہ رفتہ دیگر نواح میں بھی زور پکڑتے گئے، ان کا پہلا دورہ اگرچہ قریباً مسافرانہ ہی تھا، مگر اس ملک و سرزمین کی آب و ہوا سے وہ اس قدر محفوظ اور متاثر ہوئے، کہ وسط ایشیا کو بھول ہی گئے، یہ صرف آریہ ہی کی خصوصیت نہ رہی، مسلمان بھی اس سرزمین میں آکر یہیں کے ہو رہے، آریوں کے آنے پر اس سرزمین ہند کو چاہے ہند کہہ لو، اور چاہے انڈلس، کچھ نہ کچھ اس کا نام تھا، دوسرے الفاظ میں آریہ ورت بھی کہہ سکتے ہیں، اگر تحت روایات مشہورہ یہ بات مان لی جائے، کہ آریہ قومیں وسط ایشیا سے اس سرزمین میں آئیں تو ساتھ ہی یہ بھی ماننا پڑے گا، کہ آریوں کے داخلہ ہند کے وقت ان سے پہلے بھی کچھ قومیں یہاں بستی اور رہتی تھیں۔

سابقہ یا پرانی قومیں - چونکہ ہندوستان کی تاریخ سوائے مختلف اور پریشان قومی یا مذہبی روایات کے اور کوئی مخصوص مجموعہ نہیں ہو سکتی، اس واسطے نہیں کہا جا سکتا، کہ آریوں کے نزول ہند سے پہلے ہندوستان کی کیا کچھ حالت تھی، اور کون کون سے فرقے اور کون کون سے مذاہب اور کیا کیا رسم و رواج ہندوستان میں پائے جاتے تھے، باوجود اس تاریکی کے بھی ہمیں مان لینا چاہئے، کہ ہندوستان میں کچھ قومیں رہتی تھیں، ان کا کوئی طریق عمل اور مذہب بھی ہوگا اور رسم و رواج بھی، یہ بھی ماننا پڑے گا، جس پر آریوں اور ہندوستانیوں کی بعض روایات بھی شاہد ہیں، کہ آریوں کی آمد سے وہ قومیں آسانی اور خوشی سے اپنے قومی اور ملکی حقوق سے دست بردار نہیں ہوئیں، اور نہ آریوں نے انہیں محبت کی نگاہوں سے دیکھا۔

نو واردوں اور فاتحین کا فطرتی اقتضا جب کوئی بیرونی قوم کسی دوسرے ملک میں یورش کرتی ہے خواہ فاتحانہ رنگ میں آئے خواہ تاجرانہ غرض کے تحت، وہ ہمیشہ یہ چاہتی ہے کہ دوسری قوموں کی مقابلہ میں انہیں تفوق رہے، خصوصاً جب فاتحانہ رنگ میں آتی ہے تو ایسے تفوق کی بہت کچھ شائق ہوتی ہے

اسلامی تصرفات - ہمارے ہندو یا آریہ بھائیوں کو قومیت یا مذہب کے پیرایہ میں یہ شکایت رہتی ہے کہ مسلمانوں نے ہندوستان میں آکر قومیت، اسلامی اور مذہبی پہلو سے ہندوؤں پر بہت کچھ ظلم و ستم کئے ہیں اور عموماً مسلمانوں کا یہ مطمح نظر رہا ہے، کہ یا تو کل کے کل ہندو مسلمان ہو کر رہیں یا انہیں معدوم کر دیا جائے، یہ وہ خیالات ہیں جو آج کل خصوصاً دہرائے جاتے ہیں، جو بیرونی لوگ ہندوستان میں آئے خواہ ہندو ہوں خواہ مسلمان ہوں، اور خواہ عیسائی ہوں، جلب منافع قومی اور سیاسی کی خاطر سے ہی ہندوستان میں آئے، سوائے ان لوگوں کے جو تاجرانہ اور سیاحانہ رنگ میں بھی ہندوستان میں آتے رہے، ہمیشہ جو بیرونی لوگ کسی ملک اور کسی قوم پر فاتحانہ رنگ میں یورش کرتے ہیں، ان کے ساتھ ان کے رسم و رواج اور مذہب میں، فتوحات اور تصرفات ملکی کے زور یا جوش میں اگر پرستاران مذہب کچھ روش اختیار کرتے ہیں تو سیاسی اور شاہی رنگ میں بادشاہوں اور حکمرانوں کا طریق عمل بعض وقت کچھ جداگانہ بھی ہوتا ہے، یہ کہنا کہ کسی بادشاہ کسی قوم کے سیاسی رنگ بھی ایک ہی نمونہ کے ہوں، اور ان سب کا رجحان مذہبی ایک ہی رنگ روپ رکھے ایک نہ پوری ہونے والی خواہش ہے، کوئی قوم یہ نمونہ پیش نہیں کر سکتی، ہندوستان پر اس وقت ایک مہذب گورنمنٹ حکمران ہے، اس کے کل فرمانروا بھی ایک ہی نمونہ کے نہیں رہے، بعض حکمرانوں کی فی اعتدالیوں سے قوم کی قوم یا سرے سے مذہب ہی کو بدنام کرنا انصاف کے خلاف ہے۔

آریوں کی فتوحات کے نمونے - ہم نہیں کہتے کہ آریوں کی کئی نسلوں گزشتہ نے مفتوح لوگوں کے ساتھ لگاتار ایک ہی نمونہ کا سلوک کیا، لیکن جو کچھ نمونے ہمیں مسلمات آریوں سے ملے ہیں، ان کی شہادت پر ہم کہہ سکتے ہیں کہ مفتوح قوموں کو جس ذلت میں انہوں نے ڈالا اور جس شکنجہ حکومت میں انہیں کھینچا، وہ کیفیت سفارش کرتی ہے کہ آریہ صاحبان دوسری قوموں پر اعتراض کرنے سے پہلے ان پر نظر کر لیا کریں صوبہ بنگال کے مشہور فاضل مسٹر آر سی دت اپنی کتاب قدیم ہندوستان میں لکھتے ہیں کہ

واقعات اور نمونے - (۱) ہندوؤں نے قدیم باشندگان پنجاب سے انڈلس اور اس کے باجگذار دریاؤں کے وہ سرسبز اور شاداب قطعات چھین لئے، جو ان کے کناروں پر واقع تھے، مگر انہوں نے اپنے پیدائشی حقوق بغیر جنگ و جدال کے نہیں دے۔

(۲) فاتح قوم مفتوح قوم کو نفرت و حقارت کی نگاہ سے دیکھا کرتی ہے، کل فتحمند قوموں میں ایسا ہی ہوا کرتا ہے۔

(۳) اندر نے سفید رنگ کے آریوں کو کھیت تقسیم کر دیئے اور دسیوگ کی بستیوں کو خاک میں ملا دیا۔

(۴) اندر آریوں کی بھلائی سیتلے کالے کلوٹے دشمن

Digitized by Khilafat Library Rabwah

کی کھال کھینچتا، ہلاک کرتا اور اس کو خاکستر بنا دیتا ہے۔

(۵) اندر ان لوگوں کو جو سرخی مائل رنگ کے ہیں نیست و نابود کر دے، وہ اندر جو کالے ورسوں کی فوجوں کو تباہ کرتا ہے

(۶) پچاس ہزار سیاہ فام دشمنوں کو لڑائی میں فنا کر دیا گیا۔

(۷) ہم چاروں طرف وسیو کے فرقوں سے گھرے ہوئے ہیں وہ قربانیاں نہیں کرتے، وہ کسی بات کو باور نہیں کرتے وہ نوع انسان میں داخل نہیں ہیں۔

(۸) آریہ اپنی نوآبادیاں قائم کرتے، اور اپنی تہذیب پھیلاتے، وہ وحشیوں کو نفرت کی نگاہ سے دیکھتے، اور ان کی تعداد کو قتل کی ہلاکت سے گھٹایا۔

(۹) چونکہ سابقہ لوگ فاتحین کی مذہبی رسوم میں مزاحمت کرتے تھے، اسواسطے آریہ لوگ اپنی مہذب بستیاں قائم کرتے جاتے تھے۔

(۱۰) آریہ تہذیب کے مقابلہ میں آکر یہ قدیمی قومیں اور پہلے لوگ، پہاڑوں اور ویرانوں میں چلے گئے۔ جہاں ان کی اولاد اب تک آباد ہے۔

(۱۱) کمزور اور بزدل وحشیوں سے بعض نے مستاصل اور جلاوطن ہونے کے ڈر سے اطاعت کو ترجیح دی ہوگی اور اس قیاس کے موافق رگوید میں ان وسیوں کے بھی نشان پائے جاتے ہیں۔

بعض لوگوں نے آریہ لوگوں کے گاؤں میں بحیثیت غلاموں کے گھر بنائے تھے، اور اپنے آقاؤں گورے رنگ والوں کی ضرورتوں کو انصرام دیتے تھے۔

( ) آریوں کا صرف یہی منشا نہیں تھا، کہ قدیم باشندوں کے مقابلہ میں ایک دائمی جنگ جاری رکھی جائے۔

(۱۲) ہمیں کوئی بتاوے کہ وہ کون ملک ہے اور کس سرزمین پر آباد ہے، جہاں قدیم زبانوں میں قوموں اور غرقوں کے درمیان آئے دن مسلسل لڑائی نہ رہی ہو مؤلف قدیم ہندوستان نے یہ جتنے حوالجات سپرد قلم و قرطاس کئے ہیں، سب کے سب گویا رگوید اور دوسرے مسلمات ہندو سے لئے گئے ہیں، ناظرین یہ دل نشین کر کے سن لیں ان حوالجات سے کیا کچھ ثابت ہوتا ہے۔

شذرات

ہندوؤں کا بڑا بول

ہندو مہاسبھا کے نوجوانوں کا جو جلسہ دسہرہ کی تعطیلات میں لاہور میں ہوا، اس میں اس سبھا کے صدر نے علانیہ یہ کہا کہ ہندوستان ہندوؤں کا ہے، ایسی دوراز کار باتیں کبھی خوشگوار نتائج پیدا نہیں کر سکتیں، اب ہندوستان ہندوؤں اور مسلمانوں دونوں کا ہی ہے، ہندو بھی باہر سے آئے ہیں اور مسلمان بھی، یہاں کے اصل باشندے تو بھیل اور گونڈ وغیرہ یا ہندوستان کی وہ کہلانے والی اچھوت اقوام ہیں، جن کو ہندوؤں نے اس ذلت کے درجہ تک پہنچایا ہوا ہے، کہ کئی ایک حالات میں جن میں ابھرنے کا جذبہ ہی قریباً جاتا رہا ہے، میرے خیال میں جب تک ہندوؤں کے پنڈال سے یہ آواز آتی رہے گی، کہ ہندوستان ہندوؤں کا ہے، تب تک ہندوستان کے کبھی بھی بھلے دن نہیں آسکتے، بھلے دن اس وقت آئیں گے، جب یہ نعرہ بلند ہوگا کہ ہندوستان ہندوستانیوں کا ہے، خدا کرے وہ دن جلد آئے۔

گائے اور مسلمان

جیوتی شنکر ویکشت نے ہندو مہاسبھا کے جلسہ میں تقریر کرتے ہوئے کہا کہ بابر سے لیکر شاہ عالم تک جتنے بادشاہ ہوئے ہیں وہ اس پر کاربند رہے ہیں کہ برج منڈل (متھرا) میں گئو ماتا تو کیا کسی جانور کو بھی ذبح نہ کیا جائے" اس سے بڑھکر مسلمانوں کی رواداری کا اور کیا ثبوت ہو سکتا ہے، مگر باوجود اس وسیع القلبی اور رواداری کے ہندو آئے روز پھر بھی مسلمانوں کو کوستے رہتے ہیں کہ مسلمان بادشاہ متعصب تھے، بزور شمشیر اسلام پھیلایا وغیرہ، زیادہ تر الزام اورنگ زیب رحمۃ اللہ علیہ پر لگایا جاتا ہے، حالانکہ اس تقریر میں خود مسٹر ویکشت نے اس بات کو قبول کیا ہے کہ اس کے عہد میں متھرا (ہندوؤں کے تیرتھ) میں نہ صرف گائے ہی بلکہ اور بھی کوئی جانور ذبح نہ ہوتا تھا، اگر ہندو صاحبان ذرا بھی انصاف سے کام لیں تو انہیں اس بات کا اعتراف کرنا پڑیگا کہ مسلمانوں سے بڑھکر ہندوستان میں اور کوئی روادار بادشاہ نہیں گزرا۔

ہندوؤں کا چندہ

عام طور پر ہندو کو کنجوس کہا جاتا ہے، مگر چندوں کے دینے میں یہ قوم غیر معمولی وسیع القلب واقع ہوئی ہے، اور جبتک قومی اداروں یا قوم کیلئے نک کاموں میں اس قوم کے مالدار لوگ بڑھ چڑھ کر حصہ نہ لیں تب تک قوم حقیقی معنوں میں قوم نہیں بن سکتی۔ پچھلے دنوں سیٹھ جگل کشور برلا لاہور آئے، ۳۰ ہزار روپیہ تو انہوں نے ہندو اداروں کو دیا جن میں سی وی ہزار روپیہ دیانند کالج کیلئے ہے، اور ۳۰ ہزار روپیہ انہوں نے سکھوں کے اچھوت اودھار فنڈ میں دیا سکھ علانیہ یہ کہتے ہیں کہ ہم ہندو نہیں اور ویسے ہندوؤں کو بھی سکھوں سے کئی ایک شکایات ہیں، مگر مشترکہ اغراض میں یہ سب ایک ہیں، اس میں سکھوں اور ہندوؤں کی کوئی تمیز نہیں ——— بلاشبہ ہندو قوم اس قدر دور اندیش واقع ہوئی ہے، کہ جو حالات آج سے ۲۰ سال بعد آنے والے ہیں وہ آج ہی اس کا انتظام کرنے کے درپے ہو جاتی ہے، آئندہ اصلاحات میں اسی قوم کا پلڑا بھاری رہے گا، جس کے ووٹ زیادہ ہوں گے، اس لئے ہندو نہیں چاہتے کہ اچھوت ان سے الگ ہوں، اسلئے وہ اس شق میں سکھوں کی طرح اعانت کرنے کیلئے تیار ہیں ۲۲ء میں راجپوتانہ میں تحریک شدھی کی خطرناک رو کو روکنے کیلئے جو لاثانی کام احمدی جماعت نے کیا وہ رہتی دنیا تک یاد رہیگا، مگر عام مسلمان بجائے اس کے کہ اس کار خیر میں احمدیوں کا ہاتھ بٹاتے، قدم قدم پر ان کیلئے مشکلات کا موجب بنتے رہے، اگر اسوقت مسلمان کچھ بھی دور اندیشی سے کام لیتے اور کم از کم احمدیوں کے راستہ میں روک پیدا نہ کرتے تو کچھ تعجب نہ تھا کہ تحریک شدھی کی روک کے ساتھ اچھوت اقوام میں تبلیغ کا سوال بھی حل ہو جاتا، برخلاف اس کے ذرا ہندوؤں کو دیکھئے سکھوں

Digitized by Khilafat Library Rabwah

کے ساتھ اتنے اختلاف ہیں کہ کوئی حدو حساب ہی نہیں، سکھ نہ ویدوں کے قائل نہ جنیو اور چوٹی نہ تیرتھ نہ اوتاروں کے اور نہ گائے کے پجاری، مگر باوجود اس اختلاف عظیم کے پھر بھی ہندو اس معاملہ میں دامے، درمے، قدمے، سخنے سکھوں کا ساتھ دے رہے ہیں یہ ہیں کسی قوم کے ابھرنے اور پنپنے کے علامات ؎

دیکھ کعبہ میں شکست رشتہ تسبیح شیخ
بتکدہ میں برہمن کی پختہ زناری بھی دیکھ

سکھ ہندو ہیں

آل انڈیا ہندو مہاسبھا کے پریذیڈنٹ جگت گورو شنکر آچاریہ نے اپنی ایڈریس میں کہا کہ "میں اچھوتوں کو سکھ دھرم قبول کر لینے کا یہ مشورہ دیتا ہوں کہ کسی ہندو کا سکھ دھرم اختیار کر لینا تبدیلی مذہب نہیں کہا جا سکتا، تبدیلی مذہب کا مطلب کسی غیر مذہب میں جانا ہے، اس بات سے زیادہ کوئی مضحکہ خیز بات نہیں ہو سکتی اگر ہم یہ کہیں کہ سکھ دھرم اور ہندو دھرم مختلف ہیں" گویا ہندو مہاسبھا کا پریذیڈنٹ سکھوں کو ہندو ہی سمجھتا ہے اور ہندو سمجھتے ہوئے ہی وہ اچھوتوں کو یہ مشورہ دیتا ہے کہ وہ سکھ بن جائیں۔ اب قابل غور سوال یہ ہے کہ خود سکھ اپنے آپ کو ہندو سمجھتے ہیں یا ان سے الگ۔

موجودہ سکھوں کا رویہ

۲۴ر اکتوبر کا پرتاپ لکھتا ہے کہ ہندو مہاسبھا کے پریذیڈنٹ کے روبرو تقریر کرتے ہوئے سردار امر سنگھ مالک شیر پنجاب نے کہا کہ "کل جب شنکر آچاریہ اپنا ایڈریس پڑھ رہے تھے، تو کسی صاحب نے سوال کیا تھا کہ ہندو ہونے کے متعلق سکھوں کا کیا خیال ہے، میں سمجھتا ہوں کہ جب گورو تیغ بہادر نے جنیو اور تلک کیلئے دہلی میں اپنی جان دے دی اور گورو گوبند سنگھ جی نے ہندو دھرم کی رکھشا کیلئے اپنے بچوں کی قربانی کر دی، خالصہ پنتھ کی بنیاد ہی ہندو پنتھ کی رکھشا کیلئے ڈالی گئی ہے، اس کے بعد ہم سے یہ سوال کرنے کا میں نہیں سمجھتا کہ کونسا موقعہ ہے" اسی موقعہ پر دوسرے صاحب پرنسپل گنگا سنگھ نے کہا کہ "سکھ ہندو تہذیب و تمدن کے پاسبان ہیں اس وقت یہ نازک دور ہے، ہندو دھرم کو مختلف رنگوں کے جھگڑوں کی ضرورت نہیں" ان تقریروں سے یقیناً کوئی صحیح نتیجہ اخذ کرنا مشکل ہے، وقت آنے پر سکھ یہ کہہ سکتے ہیں کہ نازک موقعہ پر نہ صرف ہندوؤں کی مدد کرنا ہی سکھوں کا فرض ہے، بلکہ جو قوم بھی ظلم و مصائب میں مبتلا ہو، اس کیلئے سکھ سینہ سپر ہونے کے لئے تیار ہیں۔ اگر سکھ ہندوؤں سے ملنا چاہتے ہیں تو انہیں کوئی روک نہیں مگر اس صورت میں بہتر ہو کہ بجائے پیچیدہ الفاظ کے صاف الفاظ میں اس کا اعتراف کر لیا جائے، قریباً ۲۵ سال سے سکھوں کی طرف سے یہ زبردست پروپیگنڈا ہو رہا ہے کہ ہم ہندو نہیں اور اس موضوع پر کئی کتابیں بھی لکھی جا چکی ہیں، سکھ صاحبان نے آخر اس کے متعلق بھی کچھ سوچ ہی لیا ہوگا۔

سکھ دھرم اور جنیو

جیسا کہ شیر پنجاب کے مالک نے اپنی تقریر میں کہا ہے کہ گورو تیغ بہادر نے جنیو اور تلک کیلئے اپنی جان دے دی، جنیو کے متعلق سکھ مذہب میں صاف لکھا ہے کہ

؎ دیا کپاہ سنتوکھ سوت جت گنڈھیں ست وٹ
ایہہ جنیو جیو کا ہیہ تا پانڈے گھت

پھر رہت نامہ بھائی چوپا سنگھ میں صاف درج ہے کہ "گورو کا سکھ جنیو ٹکے دی کان نہ کرے"۔

میں نہیں سمجھتا کہ جنیو سے بیزاری کیلئے اس سے بڑھ کر اور کون سے اقوال ہو سکتے ہیں، پھر ان اقوال کے حاملوں کی نسبت یہ کہنا کہ انہوں نے جنیو کی تائید کیلئے اپنی جان تک دیدی، یہ متضاد باتیں ہیں، کیا کوئی صاحب اس تضاد کو تطبیق دے سکیگا۔

سکھ مذہب کے متعلق اچھوتوں کا فیصلہ

۳۰ر اکتوبر کا پرتاپ لکھتا ہے کہ "گذشتہ شب آریہ سماج لوہگڑھ میں ہندو سالویشن مشن کے زیر اہتمام ہندوؤں کا ایک بھاری جلسہ زیر صدارت ڈاکٹر سنت رام میونسپل کمشنر امرتسر منعقد ہوا، جس میں ڈاکٹر بی این راج بھوج صدر آل انڈیا ہریجن کانفرنس، مسٹر پرتھوی سنگھ آزاد صدر پنجاب ہریجن وغیرہ اچھوت رہنماؤں نے تقریریں کیں کہ ڈاکٹر امبیدکار اچھوت جاتیوں کا رہنما نہیں ہے، اور ڈاکٹر مکرت کوٹی صدر آل انڈیا ہندو مہاسبھا کے مشورہ کی پرزور مذمت کی کہ ہریجن اگر سکھ بن جائیں، تو بہتر ہے، آپ نے بتایا کہ اچھوتوں کو کبھی بھی سکھ نہ بننا چاہئے" میرا خیال ہے کہ ہریجن کے ان لیڈروں نے سکھ دھرم پر اچھی طرح غور کر کے یہ تقریریں کی ہونگی، اور بعد از غور وہ یقیناً اس نتیجہ پر پہنچے ہونگے کہ سکھ دھرم انہیں وہ تمدنی حقوق نہیں دے سکتا، جس کے وہ خواہشمند ہیں۔

آریہ شادی بل

۲ر اکتوبر کا پرتاپ لکھتا ہے کہ "سر یعقوب اور ڈاکٹر ضیاء الدین احمد اور مسٹر عمر علی شاہ نے اس بل کے متعلق بڑھ چڑھ کر بحث میں حصہ لیا، اور انہوں نے کہا کہ منوسمرتی اور دوسرے ہندو شاستروں میں ایسے شلوک ہیں جن میں اپنی برادری میں سے باہر دواہ (شادی) کی اجازت نہیں، مگر یہ شلوک کے تلفظ کو ادا نہیں کر سکتے تھے" شلوک کے تلفظ کو صحیح ادا نہ کرنے سے صداقت میں تو کوئی فرق نہیں آ سکتا، کوئی ہندو پنڈت بھی عربی کے تلفظ کو ادا کرے تو یقیناً ایسی غلطی کر سکتا ہے، اس پر تضحیک کرنا بے فائدہ ہے، ہاں اگر پرتاپ کے ایڈیٹر مہاشہ کے نزدیک منوسمرتی اپنے ورن سے باہر باوقار شادی کی اجازت دیتی ہے تو ان کا فرض ہے کہ وہ کوئی ایسا منوسمرتی کا شلوک پیش کریں، اور وہ یقیناً یقیناً ایسا نہیں کر سکیں گے، ہاں یہ مخلوط شادی کا بل بھی اسلامی تمدن کے برکات کا اثر ہے، جیسا کہ آریہ صاحبان نے توحید شدھی اور برہم بھوج وغیرہ کے مسائل اسلام سے لئے ہیں، یہ بھی ان میں سے ایک ہے، لہٰذا ہم ویدک دھرم کی جے کہیں یا اللہ اکبر کا نعرہ بلند کریں اسے کسی اور کی نسبت سمجھدار آریہ زیادہ بہتر سمجھتے ہیں۔

لفظ ہندو کی تعریف

۲ر اکتوبر کا پرتاپ لکھتا ہے کہ "الہ آباد کے اخبار لیڈر نے لفظ ہندو کی تعریف کرنی چاہی اور زیادہ سے

Digitized by Khilafat Library Rabwah

زیادہ یہ تعریف کرسکا کہ ہندو ایک ہندو ہے جو اپنے تئیں ہندو کہتا ہے"۔ یہ کیسی جامع تعریف ہے، امر واقعہ تو یہ ہے کہ ہندو کی تعریف ہو ہی نہیں سکتی، جو ویدوں کو مانتا ہے وہ بھی ہندو جو نہیں مانتا وہ بھی ہندو، جو خدا کو مانتا ہے وہ بھی ہندو، جو نہیں مانتا وہ بھی ہندو، جو جنیو پہنتا ہے وہ بھی ہندو، جو نہیں پہنتا وہ بھی ہندو، جو گوشت کھاتا ہے وہ بھی ہندو، جو نہیں کھاتا وہ بھی ہندو لہٰذا یہی کہنا پڑیگا، کہ ہندو وہ ہے کہ جو اپنے آپ کو ہندو کہے، چلو جھگڑا ختم ہوا۔

سکھ ہندو نہیں ہیں

ویر بھارت لکھتا ہے کہ " ایسا کون بیوقوف ہے جو یہ نہ جانتا ہو کہ پنجاب میں سکھوں کا گذشتہ پچاس سالہ طرز عمل انہیں کسی صورت میں ہندو قرار نہیں دے سکتا۔ سیاسی، مجلسی اور دینی ہر ایک نقطہ نگاہ سے سکھ خود ہندوؤں سے علیحدہ ہو چکے ہیں ..... تب امبیدکار اور مونجے گروپ کا اس امر پر بضد ہونا کہ اچھوت سکھ ہوں تو ہمارا کچھ نہیں بگڑتا، ایک ایسی امید موہوم ہے کہ جس پر کوئی دیوانہ بھلے ہی اعتبار کرے، مگر کوئی بھی سلیم الطبع ہندو اس قاتلانہ تجویز سے متفق نہیں ہوسکتا، کاشکہ آنکھوں کے یہ اندھے لیڈر پنجاب کے علاقوں میں جاکر دیکھیں جہاں سکھوں کو غلبہ حاصل ہے اور یہ بھی دیکھیں کہ وہاں پر ان کا سلوک ہندوؤں سے کیا ہے، وہ ہندوؤں سے اتنے ہی دور ہیں جتنے دور کہ مسلمان، بلکہ بعض حالات میں مسلمانوں سے بھی سکھ دور ہیں"۔ اب سکھوں کیلئے بڑی مشکل پیش آرہی ہے اگر وہ یہ کہتے ہیں کہ ہم ہندو نہیں تو اچھوت اقوام کے سکھ بنانے میں مشکلات پیدا ہوتی ہیں، اگر وہ کہتے ہیں کہ ہم ہندو ہیں تو ان کے ۵۰ سالہ طرز عمل اور ان کے اس بیش بہا لٹریچر پر پانی پھرتا ہے، غرضکہ اسوقت سکھ صاحبان کی حالت گومگو کی سی ہے ع

گویم مشکل وگر نہ گویم مشکل

اچھوتوں کے سکھ بننے کیلئے مشکلات

۱۶ر اگست کا شیر پنجاب لکھتا ہے کہ " سب اچھوت تمباکو پیتے ہیں اور بلا کے تمباکو نوش ہیں، ان سے تمباکو نوشی چھڑانا نہایت مشکل اور صبر آزما کام ہے"۔ میرے خیال میں ابھی تک اچھوتوں کو یہ علم نہیں ہوسکا کہ سکھ بنکر انہیں تمباکو کو ہاتھ لگانا گناہ کبیرہ کا مرتکب بنائے گا، اگر انہیں یہ علم ہوجائے، تو وہ سکھ بننے سے قبل اس کے حسن و قبح پر غور کرسکتے ہیں، پھر آگے جاکر یہی اخبار لکھتا ہے، کہ " پنڈت مالویہ جی، گاندھی جی، مسٹر راجگوپال آچاریہ اور راؤ بہادر راجہ یہ سب اچھوتوں کے سکھ بن جانے کے مخالف ہیں" یقیناً ان لوگوں کی مخالفت کسی بنیاد پر ہی مبنی ہوگی ورنہ خواہ مخواہ ان لوگوں کو مخالفت کی کیا ضرورت پڑی۔

ہندوؤں اور سکھوں سے معقول سوال

اچھوتوں کے لیڈر راؤ بہادر ایم سی راجہ نے ایک موقعہ پر کیا خوب کہا تھا، کہ آپ اچھوت اقوام کی چیر پھاڑ کر رہے ہیں، اور مذہبی طور پر انہیں سکھوں کے ساتھ ملا رہے ہیں اور سیاسی طور پر انہیں ہندو ہی رکھنا چاہتے ہیں، ہم بھیڑ بکریاں نہیں ہیں کہ مختلف فرقوں کے لیڈروں کے درمیان سودا کے نتیجہ کے طور پر جس سیاسی حلقہ میں کسی نے چاہا ہمیں دھکیل دیا، ہم ایک ٹھوس کمیونٹی کے طور پر رہنا چاہتے ہیں۔ راؤ بہادر کا ایسا کہنا حقیقتاً معقولیت پر مبنی ہے، اور اچھوت اقوام کا یہ معقول مطالبہ سوائے اسلام کے اور کسی مذہب میں پورا نہیں ہوسکتا، جہاں اچھوت مسلمان ہوکر سو فی صدی مسلمان ہی رہیں گے، اور انہیں سب تمدنی حقوق ایسے ہی مل سکیں گے، جیسا کہ ایک قدیمی مسلمان کیلئے ہیں۔ کیونکہ اسلام میں کوئی اچھوت نہیں، اسلام کی یہ تعلیم ہے۔ اکرمکم عند اللہ اتقاکم یعنی تم میں وہی معزز اور مکرم ہے جو نیکی اور پرہیزگاری میں زیادہ بڑھا ہوا ہے، مضائقہ نہیں خواہ وہ کوئی ہو۔

مسلمانوں کے متعلق ہندوؤں کے ارادے

۲۱ر اکتوبر کا پرتاپ لکھتا ہے کہ " ہندو یوتھ کانفرنس میں ڈاکٹر رادھا کمد مکرجی نے ..... اپنی صدارتی تقریر میں یہ کہا کہ ہندوستان ہندوؤں کا ہے، یہاں کی اقلیتوں کے ساتھ وہی سلوک ہونا چاہئے جو پولینڈ اور یوگوسلاویہ میں دیگر اقلیتوں سے ہوتا ہے — اور اصولی طور پر ہندوستان ہندو ریاست تصور کیا جانا ضروری ہے —— ہندوستان اسی طرح ہندوؤں کا ملک ہے، جیسے افغانستان افغانوں کا"۔ یہ ہیں ہندوؤں کے مسلمانوں کے متعلق ارادے، اگر آج اس قسم کے ہندوؤں کے ہاتھ میں ہندوستان کی سیاسی باگ ڈور دے دی جائے تو مسلمانوں کیلئے جو مشکلات پیدا ہوسکتی ہیں، ان کی تشریح کی ضرورت نہیں، بیشک مسلمان اقلیت میں ہیں، مگر یہ اقلیت ایسی نہیں، جسے آسانی سے نظر انداز کیا جاسکے، اگر ہندوستان کو کبھی سوراج ملا، تو وہ ہندو اور مسلمان دونوں کے سہارا پر ہوگا، ہندو اور مسلمان ہندوستان کی دو آنکھیں ہیں اور جو شخص بھی کسی ایک آنکھ کو ضعف پہنچانے کی کوشش کریگا یقیناً وہ ہندوستان کے ساتھ صریح دشمنی کا ثبوت دیگا

معذرت!

پچھلے دنوں میں بعارضہ انفلوئنزا قریباً ایک عشرہ مبتلا رہا، اس لئے نہ صرف یہی کہ یہ پرچہ کچھ تاخیر سے شائع ہو رہا ہے بلکہ میں اچھی طرح اس کی کاپیاں اور پروف بھی نہیں دیکھ سکا، تاحال بھی مجھے پوری صحت نہیں ہوئی، دوست دعا کریں کہ خداوند تعالیٰ مجھے جلد سے جلد صحت کلی عطا فرمائے۔

ضروری اطلاع

جن دوستوں نے تاحال نور کا چندہ ادا نہیں کیا، ۲۰ر نومبر کو ان کے نام وی پی ہونگے، امید کہ دوست وی پی وصول فرماکر شکریہ کا موقعہ دینگے اگر چندہ بذریعہ منی آرڈر بھیج سکیں تو اس سے خریداروں کو ۳ر کا فائدہ رہے گا۔

Digitized by Khilafat Library Rabwah

انجیل کی اشاعت

انجیل کی اشاعت اب تک اس پیمانہ پر ہوتی رہی ہے کہ حیرت ہوتی ہے، اس کا نتیجہ عیسائیت کی ترقی تو نہیں معلوم ہوتا، البتہ انجیل کی بے ادبی بڑھ گئی ہے، ردیوں میں نالیوں میں انجیل کے اوراق پڑے ملتے ہیں، البتہ اس سے عیسائی مشنریوں کی ہمت پر روشنی پڑتی ہے۔

اشاعت انجیل کی انجمن کو قائم ہوئے ۱۳۲ سال ہوئے، اس وقت سے اب تک ۴۷ کروڑ ۶۰ لاکھ انجیلیں تقسیم کی ہیں، اس پر ۲۴۸۰۸۲۱۷ پونڈ خرچ ہوئے ہیں، انجیل اب تک ۵۰۷ زبانوں اور بولیوں میں ترجمہ کی جا چکی ہے، پچھلے سال ۱۳ نئی زبانوں میں ترجمہ کی گئی، اور اس وقت کل مترجمہ زبانوں کی تعداد سات سو تھی، اس سال پانچ نئی زبانوں کا اضافہ ہوا اس سال ۱۱۶۸۶۱۳۱ جلدیں تقسیم کی گئیں، سب سے زیادہ انجیل ایشیا میں تقسیم ہوئی، ۲۷ لاکھ ۴۰ ہزار پوری انجیل نیا عہدنامہ اور حصص بانٹے گئے، چین میں ۴۲ لاکھ ۷۰ ہزار نسخے بٹے، ۳۵ء کے مقابلہ میں ۶۹ ہزار کی کمی واقع ہوئی، ہندوستان و لنکا میں ۱۱ لاکھ ۸۲ ہزار نسخے بانٹے گئے، گویا ۶۲ ہزار کا اضافہ ہوا، ملایا میں ۳ لاکھ ۲۶ ہزار نسخے بکے یعنی ۵۵ ہزار کا اضافہ ہوا، جاپان میں ۵۰۹۰۰۰ (۲ ہزار کا اضافہ) برما میں ۱۱۲۰۰۰ (۵ ہزار کا اضافہ) نسخے بٹے، افریقہ میں ۵۱۷۰۰۰ بمقابلہ ۸۳۰۰۰ نسخے بٹے، حبش میں ۱۷ ہزار انجیلیں بانٹی گئیں، ان میں سے ۷ ہزار نسخے شاہی فوجوں میں مفت تقسیم کئے گئے، جنوبی افریقہ میں ۵۰ ہزار (۲۷ ہزار کی کمی) وسطی جنوبی افریقہ میں ۸۰ ہزار (۲۷ ہزار کی کمی) نٹال میں ۱۵ ہزار (ایک ہزار کا اضافہ) کناڈا و نیوفاؤنڈ لینڈ میں ۲۸۶۰۰۰ نسخے بٹے، آسٹریلیا میں ۱۸۰۰۰۰ نسخے بٹے، یعنی ۱۲ ہزار کا اضافہ ہوا، نیوزی لینڈ میں ۳۳ ہزار نسخے بانٹے گئے، اور ۹ ہزار کا اضافہ ہوا، انجمن کی اس سال کی رپورٹ میں ۲۱۵۸۰ پونڈ کا خسارہ بتایا گیا ہے۔

اس قدر روپیہ خرچ کرنے اور انجیل کی اتنی زبردست اشاعت کے باوجود عیسائیت کی رفتار ترقی بہت سست ہے، اور افریقہ میں جہاں اس کا اسلام سے سابقہ پڑا ہے، اسے ہمیشہ شکست نصیب ہوئی ہے، اور یہ اس صورت میں ہے، جبکہ مسلمانوں کی جانب سے کسی قسم کا تبلیغی انتظام نہیں ہے۔

سوال پیدا ہوتا ہے کہ مسلمان اپنے دین قیم کے لئے کیا کر رہے ہیں؟ اسلام اپنی خوبیوں کی وجہ سے ترقی کر رہا ہے، اس میں خود مسلمانوں کی کوئی کارکردگی نہیں ہے، جب مسلمان ہندوستان میں عروج پر تھے، سوائے زمانہ سازیوں اور عیاشیوں کے انہوں نے کچھ نہیں کیا افغانوں نے تو شاید کچھ کام کیا بھی لیکن مغلوں نے جو کچھ کیا اس پر اسلامی حمیت روتی ہے، ان کے اجداد نے ہندوستان کے باہر اسلام کی اینٹ سے اینٹ بجانے کی کوشش کی، خود تیمور نے وہ جابرانہ اور حاسدانہ جنگیں کیں، جن کی بدولت اس کا نام قہر خدا مشہور ہوا، اپنی مکاریوں سے اس نے سلطان بایزید یلدرم کو شکست دے کر اسلام کا قدم ہمیشہ کے لئے یوروپ میں بڑھنے سے روک دیا، قدرت نے ہر بادشاہ کے مرنے پر تخت نشینی کے جھگڑوں میں جو انتقام لیا، آج تک اس پر غیر مسلم مؤرخ اور تاریخ بین طبقہ حرفگیر ہے۔

آج مسلمان ہندوستان میں پستی کی حالت میں مبتلا ہیں، لاکھوں کروڑوں اچھوت اگلے پچھلے مسلمانوں کی بے حمیتی و جمود کا زندہ مرثیہ ہیں، ورنہ آج جہاں ان کی حالت بہتر ہوتی، بساط سیاست کی شاعرانہ چالوں میں کثرت آبادی کا ہوا مسلمانوں کے گلوگیر نہ ہوا کرتا، اب ان اچھوتوں کو مسلمان بنانے کا کام نہایت کٹھن ہے اور اس کے لئے سخت محنت اور دردسری کی ضرورت ہے، پہلے تو ضرورت اس بات کی ہے، کہ خود مسلمان مسلمان بنیں، اس کی صورت یہی ہے کہ چند خدا کے بندے تحریر و تقریر کے ذریعہ نہایت صاف باطنی سے اسلام کی اصل تعلیم ان کے ذہن نشین کریں اور دیکھیں کہ ان پر اس کا اثر ہوا یا نہیں، اثر نہ ہونے کی صورت میں اپنی سعی کی تکرار کرتے رہیں، ہمیں اس میں بڑی مشکلات نظر آتی ہیں، ہمیں اس کام سے سابقہ پڑا ہے، ہماری انجمن اسلامی رسالے ناول کے ملزم ہیں اس لئے کہ لوگ شوق سے پڑھتے ہیں، ہزاروں کی تعداد میں مفت بانٹتی ہے، لیکن ہم دیکھتے ہیں کہ مفت لینے والے بھی بہت کم ملتے ہیں اور جو لیتے ہیں وہ رسالے پڑھتے نہیں، اس لئے ان کا رسالے لینا نہ لینا برابر ہے، حالانکہ یہ رسالے بڑی احتیاط اور دیکھ بھال کے بعد بانٹے جاتے ہیں کہ روپیہ ضائع نہ جائے اس کے علاوہ اس کام میں، مالی طور سے ہاتھ بٹانے والے بہت کم ہیں، بڑے آدمی خدا کے شاید ہی گزرے بندے ہیں کہ انہیں مذہبی باتوں سے سروکار نہیں، یا وہ تعلی و تبحر کی جھیل میں اس قدر مصروف غوطہ زنی ہیں کہ وہ اپنے لئے ایسے کاموں کی طرف توجہ کرنا کسر شان سمجھتے ہیں، ہاں وہ شاید خوشامد اور سفارش سے اور وہ بھی نام و نمود کیلئے کچھ دے دیں تو دے دیں، ورنہ ان لوگوں سے بالکل مایوسی ہے، لوگوں کو اس طرح چندہ دینے کی عادت ہے، کہ بڑے بڑے با اثر آدمیوں کے وفد بنا کے ان کے مکانوں پر جاؤ وہ کام کیلئے نہیں بلکہ ان مقامی بڑے آدمیوں کی شرم سے اور اپنے ہم چشموں کی رقموں کو دیکھ کے ان سے نہ دبنے کی غیرت میں رقوم دے جاتے ہیں آپ ہی بتائیں، کیا یہ مخلصانہ امداد ہے؟

قرآن پاک کی تعلیم کیلئے وقتاً فوقتاً رسالے نکلنے انجمنیں قائم ہوئیں، مگر ان کا انجام جو کچھ ہوا اللہ جانتا ہے، اور وہ لوگ جانتے ہیں، جنہوں نے اسلامی درد سے مجبور ہو کے اس کام میں ہاتھ ڈالا، قرآن پاک کی تلاوت جبتک اس طرح نہ کی جائے کہ اس کا مطلب سمجھ میں آئے اور دل میں اصلاح حالت کا جوش پیدا ہو پڑھنے والے کو کیا فائدہ دیتا ہے، چیخ چیخ کے ہل ہل کے پارے کے پارے پڑھ جانا ایک رواج ہے، اور یہ بھی اور رواجوں کی طرح مسلمانوں کو اور پڑوسیوں کو تکلیف دے رہا ہے، احادیث سے معلوم کیجئے کہ اس طرح کی تلاوت کے بعد رسول اکرم نے کیا فرمایا ہے؟ خود قرآن پاک میں اس کے پڑھنے

Digitized by Khilafat Library Rabwah

کا کیا لقب بتایا گیا ہے؟ اگر ہمارے قول کی تصدیق ہو تو مسلمانوں کو شرمانا اور آئندہ کیلئے توبہ کرنی چاہئے۔

انجیل کی یہ زبردست اشاعت دیکھئے اور مسلمانوں کا جمود ملاحظہ فرمائیے، قرآن پاک ہی ایک ایسی کتاب ہے جو اس زمانہ کی بے چینی اور بے اطمینانی کا مکمل علاج ہے، انسان کو ترقی کے مدارج اعلیٰ پر یہی کتاب پہنچا سکتی ہے، مگر یہ اس وقت جب مسلمان اسے غور سے پڑھیں، اور اس پر عمل کریں، اگر اسے غور سے اور سمجھ کے پڑھیں تو یہ عمل خود ہی کرالے گی اوروں کا تو علم نہیں، قرآن پاک کی اشاعت کے متعلق ہم اپنا ذاتی تجربہ بتا سکتے ہیں، **روح القرآن** ہم نے سات برس کی محنت شاقہ سے مرتب کی، اگر اس کی مدد سے تلاوت کی جائے تو کلام پاک کے معانی و مطالب بڑی صفائی سے ذہن نشین ہو جائیں اس کی مزاولت سے اسلامی احکام ہر وقت نوک زبان رہیں، لیکن دس برس گزر جانے پر بھی اس کا پہلا ایڈیشن ختم نہ ہوا، حالانکہ اشتہار بازی میں ایک معقول حد تک رقم خرچ کی گئی، دوسرے ایڈیشن کی صورت میں یہ کتاب تگنی کے قریب چھپتی، کیونکہ اس دس سال کی تلاوت کے دوران میں نئے نئے مضامین اور نئے نئے معانی ذہن میں آئے، اور ان کی سرخیاں قائم کی گئیں اس لئے مسلمانوں کو اضافہ شدہ ایڈیشن سے المضاعف فائدہ ہوتا۔

مسلمان بالکل بے پروا قوم ہیں، غیر مسلم کتب فروش مالا مال ہو گئے، ان غیر مسلموں نے اس کی طباعت میں اور فروخت میں اس کے آداب ملحوظ رکھے، وہ پھلے پھولے، ان کی اولاد آج پروان چڑھتی نظر آ رہی ہے مسلمانوں کو ان پر محض اس لئے حرفگیر نہیں ہونا چاہئے کہ وہ ہندو ہیں، اور ان کے مقابلہ میں خود ان کا بوجہ مسلمان ہونے کے قرآن پاک چھاپنے اور بیچنے کا حق ہے، بلکہ ہمیں ان کا شکر گزار ہونا چاہئے کہ انہوں نے ہمارے جمود مطلق کے زمانہ میں ہمیں کلام پاک مہیا کئے، اب انہیں کی دیکھا دیکھی جو مسلمان ماہوار رسالے نکالتے اور ان کی مدد سے قرآن پاک کے لاکھوں نسخے بیچتے ہیں، مالا مال ہیں، اور ان کا تمول دن بدن بڑھتا جاتا ہے، مگر ان کا مقصد محض تجارت ہے اور مسلمانوں کی دینی و دنیوی حالت کی اصلاح ان کا مطمح نظر نہیں، اگر کسی کا ہو تو ایسا ممکن ہے، اس کا ثواب اسے ضرور ملے گا۔

اس وقت مسلمانوں کو سخت ضرورت قرآن پاک کے سمجھنے اور اپنے سمجھنے کے بعد دوسروں کو سمجھانے کی ہے، سردار محمد یوسف صاحب ایڈیٹر نور نے قرآن پاک کے گورمکھی اور ہندی ترجمے چھاپ کے ان کی بڑی تعداد مفت تقسیم کی، یہ بجائے خود بہت بڑا کام ہے، جس پر مسلمانوں کے مقتدر حضرات اور والیان جائیداد و ریاست کو شرمانے کی ضرورت ہے، انجمنیں بنانے، جلسے منعقد کرنے اور تقریر کرنے یا کسی مقام پر صدارت کیلئے جانے اور مسلمانوں کے کندھوں پر اٹھے اٹھے پھرنے میں نہ لطف ہے اور نہ کچھ نتیجہ ہی نتیجہ خاموش کام کرنے میں ہے، غل مچانے میں خود تو کچھ کام ہوتا نہیں، دوسرے اس کام کو لے دوڑتے ہیں، اور اس سے مسلمانوں کو بعد میں نقصان ہی نقصان پہنچتا ہے، تو ایسا شور و ہنگامہ کس کام کا جس کا انجام مسلمانوں کا نقصان ہو،

اللہ تعالیٰ مسلمانوں پر رحم فرمائے اور توفیق دے کہ وہ کچھ کام کریں، دعا اور تقدیر کے صحیح معنے سمجھنے کی ان میں صلاحیت پیدا کرے، زمانہ نازک آ گیا ہے اور زیادہ خراب آتا جا رہا ہے، اللہ تعالیٰ مسلمانوں کو خواب خرگوش سے بیدار کرے، اور ان کے ان بڑے بوڑھوں کو چھوڑ کے جو ہمیشہ کام کرتے چلے آ رہے ہیں، باقیوں کو ان کے نشۂ عجب دیندار سے بیدار کرے اور وہ ہر کام کی ماہیت کو سمجھ سکیں، اور اس میں ہاتھ بٹا سکیں، آمین۔

(کانفرنس گزٹ)

نزلہ اور زکام

نزلہ اور زکام کا سب سے زیادہ اثر معدہ اور آنتوں پر ہوتا ہے، بعض کی بھوک جاتی رہتی ہے، بعض کا کھانا ہضم نہیں ہوتا، بعض کو قبض کی شکایت ہوتی ہے، غذا کے بخوبی ہضم نہ ہونے اور قبض کی شکایت رہنے کے باعث ایسا خون پیدا ہوتا ہے، جس میں خاص قسم کی ترش رطوبت شامل ہوتی ہے، جب یہ خون دوران خون کے ذریعہ ناک اور حلق کی جھلیوں تک پہنچتا ہے تو ان میں اپنی ترشی کے سبب ورم اور خراش پیدا کر دیتا ہے، جس کا نتیجہ یہ ہوتا ہے، کہ ان جھلیوں سے رطوبت رسنے لگتی ہے، اگر طبیعت قوی ہوتی ہے یا سبب کمزور ہوتا ہے، تو صرف ناک کے آخری حصے تک اس کا اثر ہوتا ہے، اور اس صورت میں رطوبتیں ٹپک کر ورم اور سوزش ہو جاتی ہے، لیکن اگر طبیعت کمزور ہو یا سبب قوی ہو، تو ناک کی جھلی کے علاوہ حلق، نرخرہ اور پھیپھڑوں کی باریک باریک ہوائی نالیوں تک یہ مرض پھیل جاتا ہے،

نزلہ اور زکام کی حالت میں جسم میں کیا اثرات پیدا ہوتے ہیں؟

نزلہ اور زکام شروع ہونے سے پہلے ہی طبیعت سست اور حواس پراگندہ ہوتے ہیں، کام کاج کرنے کو دل نہیں چاہتا، سر میں خفیف درد پیدا ہوتا ہے، پیشانی پر جکڑن اور کنپٹیوں میں بوجھ معلوم ہوتا ہے، ناک گھٹی ہوئی ہوتی ہے یا حلق میں خراش ہوتا ہے، جس سے مریض بے چینی اور تکان محسوس کرتا ہے، لیکن یہ حالت ایک دو روز یا چند گھنٹے رہنے کے بعد متواتر چھینکیں آنے لگتی ہیں، اور مندرجہ ذیل اعضاء میں مفصلہ ذیل علامتیں پیدا ہو جاتی ہیں۔

سر میں درد اور بے چینی ہوتی ہے، اگرچہ چھینکیں آنے کے بعد درد سر میں تخفیف ہو جاتی ہے، لیکن بے چینی بدستور موجود رہتی ہے،

آنکھ۔ ناک کی جھلی کے سوج جانے سے آنسوؤں کی نالی بھی سوج جاتی ہے، اس سے آنکھوں میں پانی آتا ہے، بلکہ بعض اوقات وہ سرخ ہو جاتی ہیں، اور چہرے میں گھس جاتی ہیں۔

ناک جیسا کہ اوپر بیان ہو چکا ہے کہ ابتدا میں ناک بند اور گھٹی ہوئی ہوتی ہے، لیکن اس کے بعد چھینکوں کا تانتا بندھ جاتا ہے، رقیق خراش دار رطوبت بہنے لگتی ہے، جو بعض اوقات اسقدر شدت سے بہتی ہے، کہ مریض اس کے روکنے پر قادر نہیں ہوتا، اور رطوبت بے اختیار قطرات کی صورت میں ٹپکنے لگتی ہے، سونگھنے کی قوت میں خلل پڑ جاتا ہے، اور مریض خوشبو اور بدبو میں بآسانی تمیز نہیں کر سکتا اور

Digitized by Khilafat Library Rabwah

ناک سے سانس نہیں لے سکتا۔

علاوہ ازیں ناک کے نتھنے سُرخ ہو جاتے ہیں، اور ان میں سوزش ہونے لگتی ہے اور گاہے نتھنوں پر دانے بھی دانے نکل آتے ہیں۔

کان بھی نزلہ وزکام سے متاثر ہوئے بغیر نہیں رہتے بعض مریضوں کو زکام کی حالت میں اونچا سُنائی دینے لگتا ہے۔

منہ اور حلق - نزلہ وزکام کی حالت میں چکھنے کی قوت میں بھی خرابی پیدا ہو جاتی ہے، بعض اوقات لبوں پر دانے نکل آتے ہیں۔

حلق بھی اندر سے سُرخ اور متورم ہو جاتا ہے، لہٰذا گلے میں درد ہونے لگتا ہے، پانی پینے اور لقمہ نگلنے میں تکلیف ہوتی ہے، اور بعض اوقات گردن اکڑ جاتی ہے۔

نرخرہ - جب جھلی کا ورم حلق سے نرخرہ تک پہنچ جاتا ہے، تو آواز بھاری ہو جاتی ہے، یا بالکل بیٹھ جاتی ہے، اور جب باریک باریک ہوائی نالیوں تک ورم پہنچ جاتا ہے، تو بار بار خشک کھانسی اُٹھتی ہے، مریض کو گفتگو کرنے میں تکلیف اور دقت کا سامنا کرنا پڑتا ہے شدت مرض کی وجہ سے بخار بھی ہو جاتا ہے۔

جسمانی حرارت - جب یہ مرض زیادہ شدید ہوتا ہے، تو خفیف سا بخار بھی ہو جاتا ہے جسکی حرارت ۱۰۱ یا ۱۰۲ درجہ تک ہو جاتی ہے۔

جب نزلہ اور زکام اس قدر شدید ہو، کہ اس سے بخار ہو جائے تو اس وقت نبض تیز چلتی ہے، بدن کی جلد خشک ہو جاتی ہے، زبان میلی ہوتی ہے، بھوک بالکل نہیں لگتی، البتہ پیاس زیادہ لگتی ہے، قبض ہوتی ہے پیشاب سرخ رنگ کا تھوڑی مقدار میں خارج ہوتا ہے۔

اگر نزلہ اور زکام میں باریک ہوائی نالیوں تک ورم نہ پہنچے، تو مناسب علاج واحتیاط سے بالعموم ۳۶ گھنٹہ سے ۷۲ گھنٹہ تک ناک کی رطوبت گاڑھی ہو جاتی ہے اور اس کے خارج ہونے کے بعد جھلیوں کا ورم دور ہو جاتا ہے، اور تین چار روز میں طبیعت بالکل درست ہو جاتی ہے۔

نزلہ اور زکام سے کس طرح محفوظ رہ سکتے ہیں

نزلہ وزکام سے محفوظ رہنے کے لئے موسم کی تبدیلی کے وقت (فروری مارچ یا اکتوبر اور نومبر) میں صبح وشام کی سردی سے اپنے آپ کو بچائیں، سرد ہوا میں زیادہ دیر تک ننگے سر نہ رہیں، بارش میں بھیگنے یا دیر تک نہاتے رہنے سے پرہیز کریں، دیر تک گیلے کپڑے نہ پہنے رہیں، زیادہ گرم کھانا کھا کر فوراً سرد پانی نہ پئیں، زیادہ ٹھنڈا پانی خصوصاً برف کا پانی پینے سے پرہیز کریں، ترش چیزیں مثلاً اچار، سرکہ اور چٹنیاں زیادہ استعمال نہ کریں، ورزش یا کوئی سخت کام کر کے فوراً ہی غسل نہ کریں اور نہ سرد پانی پئیں، مباشرت میں جو نوجوان بے اعتدالی کرتے ہیں، وہ بہت جلد نزلہ وزکام کے دائمی مریض ہو جاتے ہیں اور اگر وہ پھر بھی باز نہیں آتے، تو سل دق جیسی خطرناک بیماریوں کا شکار ہو جاتے ہیں۔

ڈاکٹر کمال پاشا تھیل کا قبول اسلام پر فخر

ڈاکٹر کمال پاشا تھیل ایم، ڈی، ایف، آر، ایچ، ایس، نے جو اپنے ۳۰ رفیقوں کے ساتھ ابھی حال میں مسلمان ہوئے ہیں، اور جن کے قبول اسلام کی خبر ہم گزشتہ ہفتہ میں شائع کر چکے ہیں، اپنے قبول اسلام پر اظہار فخر کرتے ہوئے بیان کیا۔

"میں یہ اعلان کرتے ہوئے فخر محسوس کرتا ہوں کیونکہ مجھے یقین ہے، کہ اسلام ہی ایک نظام ہے جو پسماندہ اقوام کو قعر مذلت سے نکال سکتا ہے، ہندوستان کو آزادی دلا سکتا ہے اور ہندوستان میں قومی وحدت و یکرنگی پیدا کر کے انہیں **عالمگیر اخوت** کی ان شاہراہوں پر لا سکتا ہے، جن کی تلاش میں آج ساری دنیا بھٹک رہی ہے"

ہمیں مسرت ہے کہ ڈاکٹر تھیل نے اس حقیقت کو سمجھ لیا، جو اسلام کی دلکشی اور مقبولیت کا راز ہے، اسلام سے پہلے دنیا میں ادنیٰ اور اعلیٰ کا امتیاز اس حد تک پہنچ گیا تھا کہ کمزور اور پسماندہ انسان جانوروں سے بدتر سمجھے جاتے تھے، اور **ملوک وسلاطین** کی فرعونیت اس حد تک بڑھی ہوئی تھی کہ وہ ان لوگوں سے ذلیل سے ذلیل خدمت لینا اپنا قدرتی منصب سمجھتے تھے، وہ بالکل مطلق العنان تھے یعنی ان کی ذات ہر قسم کی باز پرس اور ذمہ داری سے بلند و بدتر تھی، وہ کسی کے سامنے جواب دہ نہ تھے، اور نہ کسی کا مال ان کے تصرف سے محفوظ تھا۔

نسب کا غرور بھی مرتبہ کمال پر تھا، ہر شخص اپنے قبیلہ اور خاندان پر فخر کرتا، اس کے کارنامے علی الاعلان بیان کرتا اور دوسروں کو حقیر و ذلیل سمجھتا تھا، لیکن اسلام نے دنیا میں آکر ان سب چیزوں کا خاتمہ کر دیا، اور صاف صاف اعلان کر دیا کہ کسی انسان کو دوسرے انسان پر کوئی فضیلت نہیں ہے، جو کچھ فضیلت ہے وہ اعمال صالحہ کی وجہ سے ہی، یعنی جو لوگ متقی و پرہیزگار ہیں، وہ ان سے بہتر ہیں جو بدچلن اور بدکردار ہیں، گویا انسان کے مرتبہ کی بلندی و پستی اپنے خاندان یا نسب کی بنا پر نہیں ہے بلکہ اپنے کردار اور اعمال کی بنا پر ہے۔

اسلام کی اس تعلیم کا یہ اثر تھا، کہ دولت، حکومت اور نسب کے غرور کا خاتمہ ہو گیا، اور سب انسان ایک سطح پر آ گئے، جس کا لازمی نتیجہ اسلام کی وہ "اخوت" ہے جو آج تک ساری دنیا میں ضرب المثل ہے، اور اگرچہ آج زمانہ بہت آگے بڑھ گیا ہے اور ہر طرف آزادی و مساوات کا غلغلہ ہے، لیکن قول وعمل میں ہم آہنگی نہیں، اور مختلف انسانوں کے باہم حقیقی مساوات کا کہیں نام ونشان بھی نہیں پایا جاتا، یوروپ میں دولتمندوں اور سرمایہ داروں کی سوسائٹی میں عوام کا گزر نہیں۔

اس طرح مشرقی قومیں بھی ذلت کی نظر سے دیکھی جاتی ہیں، ہندوستان میں بھی مساوات کا کوئی وجود نہیں، مختلف قوموں میں ذات پات حد فاصل ہے، جس نے ہندوستان کی آبادی کو بہت سے ٹکڑوں پر تقسیم کر دیا ہے برادران وطن کے چند لیڈر برابر اس کوشش میں مصروف ہیں کہ ذات پات نے مختلف انسانوں کے باہم جو افتراق پیدا کر دیا ہے وہ دور ہو، مگر یہ کوشش اب تک کامیاب نہیں ہوئی، اور نہ بالفعل کامیابی کی امید ہے کیونکہ جو خیالات ہزاروں برس سے دلوں میں راسخ ہیں، وہ چند سال میں دور نہیں ہو سکتے، اس ہندوستان کی پسماندہ قوموں کیلئے دو ہی راستے ہیں، ایک یہ ہے کہ وہ ابھی سو دو سو برس تک اونچی ذات والوں کی ذہنیت میں تبدیلی کا انتظار کریں دوسرا یہ کہ وہ بغیر کسی مزید انتظار کے **ڈاکٹر تھیل** اور **شیخ عبداللہ** گاندھی کی طرح اسلام کی وسیع و عالمگیر برادری میں شامل

Digitized by Khilafat Library Rabwah

درازیٔ عمر اور حصولِ صحت

جسمانی ضعف و نقاہت کے باوجود ممکن ہے

انگریز طبیب بوائڈ لینارڈ (Boyd Laynard) نے ایک کتاب "حسن صحت اور درازی عمر کے اسرار" (Secrets of Beauty, Health and long Life.) کے نام سے ۱۹۰۰ء میں لکھی جو اس قدر مقبول عام ہوئی کہ ۱۹۰۵ء تک اس کے ساٹھ ایڈیشن طبع اور شائع ہو کر فروخت ہو گئے، اور قیاس غالب ہے کہ گذشتہ ربع صدی کے عرصہ میں سو دو سو مزید ایڈیشن بھی چھپے ہونگے، اور یہ کیفیت ایک ایسے ملک کی ہے، جہاں سینکڑوں کتابیں اسی موضوع پر اور نئے نئے انکشافات اور تجربات کی حامل ہو کر تصنیف و تالیف ہوتی رہی ہیں، اس سے ظاہر ہے کہ یہ کتاب فائدہ رسانی خلائق کے پہلو سے کتنی رفیع المرتبت ثابت ہوئی۔ اس لئے اس مفید کتاب کے چند فائدہ رساں اقتباسات درج ذیل ہیں:۔

درازیٔ عمر کے حصول کی ایک حیرت انگیز مثال پیش کیجاتی ہے، اس سے ثابت ہوگا، کہ کس طرح ایک نحیف البدن انسان (جس نے اپنی عمر عزیز کے چالیس برس عیش و تعیش میں انتہائی انہماک کے ساتھ گذارے) صحت کے بعض اصولوں پر عمل پیرا ہو کر نہ صرف ایک صدی سے زیادہ عمر پائی، بلکہ بیہودہ طریق زندگی ترک کرنے کے بعد ساٹھ سال کامل تندرستی کے ساتھ بسر کئے۔

انتخاب اغذیہ۔ چنانچہ میں نے تجربہ کیا اور بارہا تجربہ کیا، لیکن ثابت ہوا کہ یہ ہر دلعزیز بیان قطعاً غلط ہے، بلکہ چٹکورے لوگوں نے جنہیں زبان کے چٹخارے کے بغیر کھانے سے ہی لطف نہیں حاصل ہوتا، اسے اپنے آپ کو فریب دینے کے لیئے وضع کر رکھا ہے، بہت سی چیزیں جو بڑے مزے کی تھیں، میرے لئے جسمانی بدمزگی کا باعث ہوئیں، اسلئے میں نے انہیں یکقلم اپنی فہرست ماکولات سے خارج کر دیا، اور جو جو مفید تھیں (خواہ مزیدار ہوں یا نہ ہوں) ان کیلئے بھی یہ قاعدہ باندھا کہ یہ سب صرف اچھی قسم کی ہوں گلی سڑی نہ ہوں اور جہاں تک فن طباخی سے تعلق ہے ان کے تیار کرنے میں کوئی بات اٹھا نہ رکھی جائے۔

مقدار معیار۔ علاوہ اس کے مقدار بھی اتنی ہی کھائی جائے، جو مناسب ہو، پھر مناسب مقدار کا معیار یہ مقرر کیا کہ ابھی کچھ اشتہا باقی ہو کہ کھانے سے ہاتھ کھینچا جائے اس معاملہ میں میں نے اس کہاوت پر عمل شروع کیا جو ہمیں یہ نصیحت کرتی ہے کہ جس شخص کو تندرستی درکار ہے، وہ اشتہا پر قابو پائے۔

القصہ ایک صحیح انتخاب اغذیہ پر پہنچ جانے اور معیار مقدار سے سرمو تفاوت نہ کرنے اور سب سے بڑھ کر یہ کہ ان دو اصولوں پر عمل پیرا ہونے کے وقت پوری احتیاط اور خود ضبطی ہاتھ سے نہ دینے کا منطقی نتیجہ یہ ہوا، کہ میری طاقت روز بروز بڑھنے لگی۔

تندرستی کیلئے تقرر اوقات اور نظام کار۔ مندرجہ بالا اساس قواعد کے وضع کرنے اور ان پر عمل کرنے کے علاوہ میں نے چند دیگر امور کو بھی پوری اہمیت دی اور ان کو اپنی عادات کا جزو بنانے میں کبھی کوتاہ کاری روا نہ رکھی، مثلاً جہاں تک ممکن تھا، میں نے انتہائی گرمی اور سخت سردی اور غیر معمولی تھکان سے ہمیشہ بچنے کی کوشش کی ہے اپنے اوقات خواب میں خلل اندازی نہ ہونے کا بڑا اہتمام کرتا تھا، علیٰ ہذا القیاس جس موقعہ پر مجھے بند کروں یا کثیف ہوا میں بیٹھ کر وقت گذارنا پڑتا، تو میں جلد سے جلد اس مضر صحت فضا سے بھاگتا، میں نے کھانے، پینے، سونے، جاگنے، چلنے، پھرنے، سیر کو باہر نکلنے وغیرہ میں ہر قسم کے جسمانی اعمال اور پڑھنے لکھنے اور غور و فکر کرنے کے دماغی افعال کیلئے اوقات مقرر کئے، اور ان سے روگردانی کو گناہ سمجھا، الغرض زندگی کا نظام کار نہایت غور سے تجویز کیا اور اس پر عمل درآمد کو کامل طور پر نگاہ میں رکھا۔

تند و تیز جذبات اور صحت پر اثر بد۔ یہ تو وہ نظام کار ہے کہ انسان کی اپنی کوششوں پر بہت کچھ انحصار رکھتا ہے اور آدمی آسانی کے ساتھ عادات ناشائستہ پر غالب آ سکتا ہے، اور اس طرح عادات مفید کی تخلیق کا بندوبست ہو جاتا ہے، مگر بہت سی ایسی چیزیں ہیں کہ فرزند آدم بڑی مشکلوں کے ساتھ ان پر عہدہ برآ ہو سکتا ہے کیونکہ ان کے اسباب آدمی کے اپنے اختیار میں بیش و کم نہیں ہوتے، میری مراد ان جذبات سے ہے جو دل و دماغ میں ہیجان برپا کرتے ہیں اور جن کا نتیجہ یہ ہوتا ہے، کہ خون زہریلا ہو جاتا ہے اور پراگندگی خاطر، دل و دماغ اور جسم کو مضمحل کر کے کئی قسم کے آزار پیدا کرتی ہے، چنانچہ غم و رنج، غیظ و غضب اور نفرت و حقارت کو میں نے ہمیشہ سم قاتل سمجھا اور ان پر غالب آنے کی سعی کوشش کرتا رہا، بہر صورت مجھے یہ تسلیم کرنا ہوگا، کہ گو میں نے عادات جسمانی سے پورے طور پر فائدہ اٹھایا، لیکن جذبات نے مجھے کبھی نہ کبھی ضرور پشیمان اور بالآخر پشیمان کیا، یہ ایسی چیزیں تھیں کہ میں ہمیشہ اور بلا استثنا ان پر قابو نہ پا سکا، پھر بھی چونکہ مجھے ان پر غلبہ پانا مدنظر ہوتا تھا، میں انجام کار کامیاب ہو جاتا تھا اور صرف کم سے کم نقصان اٹھاتا تھا، میں نے دیکھا کہ جب کبھی میں ان سے مغلوب ہوا، میرے جسم کو کچھ نہ کچھ گزند ضرور پہنچا، میں ہمہ میرا یہ تجربہ ہے کہ وہ اجسام جن کے مالک کھانے پینے وغیرہ میں پابند اعتدال ہیں، اور دیگر احتیاطیں بھی رکھتے ہیں، جن کا ذکر میں کر چکا ہوں، جذبات نفرت و حقارت و غم و غصہ سے بہت کم متاثر ہوتے ہیں، اور اگر ہوتے ہیں تو یہ اثر عارضی ہوتا ہے، اور جسم اس نقصان کی خود بخود اور جلد تلافی کر لیتا ہے، جو اسے اتفاقاً پہنچ جاتا ہے۔

اعتدال اور جسمانی نگہداشت کی فوائد کی زندہ مثال

میری زندگی اس امر کی شاہد ہے کہ گو بعض اوقات مجھے ناگہانی تبدیل موسم کے سبب سخت گرمی سے سخت سردی وغیرہ سے سابقہ پڑا، اور گو یہ بھی صحیح ہے کہ مجھے اور میرے خاندان کو انواع و اقسام کی بدبختیوں اور مصائب کا سامنا کرنا پڑا، اور اس لئے لازماً میرے دل و دماغ کو رنج و آلام کا نشانہ بننا پڑا، تاہم کھانے پینے میں اعتدال اور دیگر عادات (جو لامحالہ تندرستی پر منتج ہوتی ہیں) کی طفیل میں نے روحانی کشاکش سے بہت کم نقصان اٹھایا، اور اس کے

Digitized by Khilafat Library Rabwah

مقابلہ میں میرے عزیز و اقارب جنہیں یکساں طور پر تکالیف ہوئیں، بہت مضطرب الحال ہوا کئے، کیونکہ وہ جسمانی نگہداشت کے لحاظ سے میرے طریق کار پر کاربند نہ تھے۔

یہ شخص وینس کا ایک امیرزادہ تھا، اور جو پندرھویں اور سولھویں صدی عیسوی کے دوران میں ہو گزرا ہے وہ اپنی خود نوشت سوانحعمری میں تحریر کرتا ہے کہ :-

اول تو مجھے قدرت سے ہی ایک منحنی جسم ملا تھا مگر اس قدرتی کمزوری میں میں نے یہ اضافہ کیا کہ اپنی عمر کے پہلے چالیس برس میں دختر رز کے ساتھ بے حد رابطۂ اتحاد بڑھایا، اور ماکولات کے معاملہ میں کبھی کسی چیز سے پرہیز نہ کیا، جو مرغوب کام و دہن تھی، غرض کھانے اور "پینے" میں وہ بے احتیاطیاں روا رکھیں کہ جب چالیس برس کا ہوا تو تندرستی سے ہاتھ دھو بیٹھا، یہاں تک کہ سخت مایوس ہو گیا، یہی معلوم ہوتا تھا کہ ؎

آدمی بلبلا ہے پانی کا ٭ کیا بھروسہ ہے زندگانی کا

مجھ پر منطبق ہونے کو ہے، مگر خدا نے عقل و خرد بخشی تھی، میں نے اپنی جسمانی حالت پر دل لگا کر غور کیا، اور اس حقیقت سے آگاہ ہوا کہ جوں جوں انسان پیرانہ سال ہوتا جاتا ہے، اور قوت بدن میں کمی واقع ہوتی جاتی ہے اس کیلئے خوراک کی ضرورت بھی اسی نسبت سے کم ہو جاتی ہے، چنانچہ اس اصول کے پیش نظر میں نے اپنی زندگی کے لائحہ عمل کو جہاں تک اسے صحت سے تعلق تھا، بدل دیا، یعنی ایک تو کھانا کھانا بہت کم کر دیا، اور نہ صرف سادہ غذاؤں پر اسے محدود کر دیا، بلکہ نہایت احتیاط اور گویا کامل دیانتداری کے ساتھ زندگی کے عام طریق میں اصلاح کی، نتیجہ یہ ہوا، کہ چند ہی دنوں میں مجھے یہ معلوم ہونے لگا، کہ یہ طریق کار میرے لئے موزون ترین ہے اور جسمانی اور دماغی آرام و چین کے حق میں مفید ثابت ہوا ہے پس ایک سال تک اس پر نہایت سختی کے ساتھ کاربند رہا، اور دیکھا کہ تمام وہ جسمانی روگ جن کے ہاتھوں میں نالاں و پریشاں رہتا تھا، از خود رفع ہو گئے،

جسمانی طاقت میں اضافہ۔ جب اس طرح میری صحت بحال ہو گئی، تو میں نے نہایت متانت کے ساتھ اس امر پر فکر کرنا شروع کیا کہ جب "اعتدال" اور "پرہیز" میں اس قدر قدرت ہے، کہ میرے جیسے دائم المریض شخص کے دکھ درد دور کر دے تو ضرور ہے کہ اسی ذریعہ سے نہ صرف میری صحت قائم رہے، بلکہ میرا نحیف بدن مضبوط ہو جائے، پس میں نے بڑی کوشش و کاوش اس امر کی چھان بین میں بھی شروع کی کہ وہ کونسی اغذیہ اور فواکہ ہیں جو خصوصیت کے ساتھ میرے لئے مفید ہیں، مگر پہلے میں نے یہ ارادہ کیا کہ یہ بھی تو معلوم کروں کہ آیا وہ چیزیں جو میری حس ذائقہ کو لذت یاب کرتی ہیں، وہ میرے معدہ کو بھی مرغوب ہیں یا نہیں اور یہ بھی تو پتہ چلے کہ وہ جو ایک عالمگیر قول مشہور ہے، کہ کھانے کی تمام چیزیں جو کام و دہن کو محظوظ کرتی ہیں معدہ کیلئے بھی مضر نہیں۔

جسمانی حادثے۔ اب میں ایک قدم اور آگے بڑھتا ہوں اور اس امر کا ادعا کرتا ہوں کہ جسم کی غور و پرداخت اور روزمرہ کی عادات کی نگہداشت کرنیوالے اشخاص جسمانی حادثوں سے بھی زندگی بچا لیتے ہیں، بلکہ حادثہ کے بعد از سر نو تندرست ہو جاتے ہیں، اس کی مثال بھی میں اپنے حالات سے دوں گا، میری عمر ستر برس کی تھی کہ میں ایک موقعہ پر گاڑی میں سفر کر رہا تھا، گاڑی اتفاقاً پہلو کے بل گر پڑی، مگر پیشتر اس کے کہ گھوڑے ٹھہرائے جا سکیں، وہ بہت دور تک گاڑی کو الٹتے پلٹتے بھاگتے چلے گئے، مجھے سخت چوٹیں آئیں، ایک بازو اور ایک ٹانگ کی ہڈیاں اپنی جگہ سے ہٹ گئیں، بیسیوں خراشیں آئیں، غرض ایک ایسا حادثہ پیش آیا، کہ ڈاکٹروں کی رائے میں اس سے جانبر ہی ہونا ناممکن تھا، ان لوگوں نے رائے دی کہ فصد لینی چاہئے اور مسہل کرانا چاہئے، تاکہ چوٹوں کے سبب بدن میں ورم پیدا نہ ہو، میں نے فصد اور مسہل سے انکار کیا اور کہا کہ ہڈیوں کو ٹھیک مقام پر بٹھا کر بازو اور ٹانگ باندھ دو اور مجھے آرام سے لیٹے رہنے دو، چنانچہ چند روز کے بعد میں بالکل اچھا ہو گیا، اور جس نے دیکھا اس صحت یابی کو اعجاز قرار دیا، مگر میں جانتا تھا کہ میں جو پورے تیس سال سے نہایت سادہ اور باقاعدہ زندگی بسر کرتا رہا تھا، یہ اعجاز اسی صحیح طریق زندگی کا کرشمہ ہے۔ کوئی اور ہوتا تو دنیا سے رخصت ہو جاتا۔

پس ماننا ہوگا کہ جسمانی غور و پرداخت اور عمدہ عادات نہ صرف روحانی تکالیف پر غالب آجاتی ہیں بلکہ حادثات پر بھی فتح پاتی ہیں۔

عادات کی باقاعدگی اور گاہے گاہے بے قاعدگی

مگر عادات کی باقاعدگی جبھی کام دے گی کہ انسان اس پر بڑی پابندی سے عمل کرے، یہ نہ ہو کہ چند روز بڑے زور شور سے اچھی عادات پر عمل کیا، پھر ایک دور ایسا آیا کہ بے قاعدگی کے سبب کیا کرایا خاک میں ملا دیا۔

علت معلول اچھی عادات سے زندگی گزارنے والا شخص فقط اور محض اس سبب سے ان تمام بواعث کو دور کر دیتا ہے، جن سے بیماریاں پیدا ہوتی ہیں، چنانچہ اول تو ایسا شخص کبھی کسی مرض میں گرفتار ہی نہیں ہوتا، اور اگر ہوتا ہے تو شاذ و نادر، کیونکہ اس کا خون جملہ اقسام کے سمیات سے پاک ہوتا ہے اور یہ ممکن ہی نہیں کہ جس جسم میں صاف اور شفاف خون ہو وہ کبھی بیمار ہو۔

سچی مسرت اور سکون خاطر - مندرجہ بالا بیان سے ظاہر ہوگا، اور کم از کم میرے تجربہ میں تو یہی آیا کہ بیرونی حادثات اور روحانی تکالیف کے باوجود ایک صحیح الجسم اور تندرست آدمی سچی مسرت سے شاد کام ہوگا، اور اسے ایک ایسا سکون خاطر ہر وقت میسر رہتا ہے، جس پر ہزار ہنگامی خوشیاں (جو دلچسپیوں اور مشغلوں سے پیدا ہوتی ہیں) قربان کر دیجئے۔

درازی عمر - درازی عمر بھی تندرستی کا لازمی نتیجہ ہے چنانچہ میں جو اس وقت سو برس کی عمر کو پہنچ گیا ہوں، اور قیاس چاہتا ہے کہ دس پانچ برس اور بھی زندہ رہوں، اس امر واقعہ کی زندہ مثال ہوں، اگرچہ صحت اور بیماری اور موت و حیات خداوند کریم نے اپنے اختیار میں رکھی ہے، مگر پھر بھی یقین رکھو کہ قوانین صحت اور عمل صالحہ بھی اس کی طاقت آفرینش کا نتیجہ ہیں اگر ہم اپنی صحت کو قائم رکھیں، خون کی صفائی کا اہتمام کریں، تو خود قدرت کا یہ تقاضا ہے، کہ عمر طویل پائیں، اور جب تک جئیں، خوشی اور خرمی سے جئیں، خود بھی سکون خاطر اور مسرت صادق سے بہرہ اندوز ہوں، اور دوسروں کو بھی فائدہ پہنچائیں۔

صحت کا گر - آخر میں میں یہ کہوں گا کہ سب سے بڑے گر حصول صحت اور درازی عمر کے بس یہی دو ہیں۔ کہ "کم کھاؤ سادہ اور زود ہضم غذا کھاؤ" اور تمام ان عادات و اطوار میں جو صحت پر اثر ڈالتے ہیں، اعتدال کو ہاتھ سے نہ دو،

غرض جوں جوں زیادہ عمر کے ہوتے جاؤ، غذا کو کم کرتے جاؤ مگر اس بات کا دھیان رکھو کہ :- ٭

٭ (۱) غذا زود ہضم ہو (۲) قلیل المقدار اور کثیر الغذا ہو (۳) جذبات فاسدہ اور اعمال بد سے پرہیز کرو۔ اگر اس طریق کے کاربند رہو گے تو روحانی تکلیفات اور جسمانی حادثات پر بھی غالب

Digitized by Khilafat Library Rabwah

قرآن شریف کے گورمکھی ترجمہ کے متعلق سکھ صاحبان کیا فرماتے ہیں؟

جناب سردار اربیل سنگھ صاحب ایم اے

پرنسپل رندھیر کالج کپورتھلہ لکھتے ہیں کہ "چونکہ جناب نے ترجمہ کے متعلق میری رائے طلب کی تھی، دس پندرہ صفحات سرسری پڑھتا رہا، اور اب ایک دفعہ ختم کر چکا ہوں، میں نے پہلے انگریزی میں بھی ترجمہ پڑھا ہے لیکن جو حظ اور فائدہ مجھے آپ کے ترجمہ سے نصیب ہوا ہے وہ پہلے نہیں ہوا تھا، اب میرے بچے یہ ترجمہ پڑھ رہے ہیں، آپ نے ایسا عمدہ اور سلیس ترجمہ شائع کر کے تمام پنجابیوں پر عموماً اور سکھوں پر خصوصاً بہت بڑا احسان کیا ہے کیونکہ سچائی سچائی ہے خواہ کسی جگہ سے ملے، مجھے یقین واثق ہے کہ اگر بہت سے پنجابیوں نے اس ترجمہ کو پڑھا، تو وہ غلط فہمیاں جو خود غرض اشخاص نے یا جہالت اور ناواقفیت نے پھیلا رکھی ہیں دور ہو جائینگی، خدا آپ کو اس محنت کا اجر عظیم دے، میں آپ کا شکریہ ادا کرتا ہوں کہ آپ نے مجھے ایسا تحفہ دیا جو دینی اور دنیوی ترقی میں مدد دینے والا ہے۔"

ایڈیٹر صاحب نور کا یہ کارنامہ واقعی قابل تعریف ہے

گورمکھی لٹریچر میں آج رسالہ پھلواڑی کا پایہ بہت بلند ہے اس رسالہ کے لائق ایڈیٹر جناب گیانی ہیرا سنگھ صاحب درد اپنے فروری کے پرچہ میں تحریر فرماتے ہیں کہ "سردار محمد یوسف صاحب ایڈیٹر اخبار نور قادیان نے قرآن شریف کا گورمکھی ترجمہ چھپوایا ہے، ۷۲۸ صفحات ہیں، کپڑے کی سنہری جلد ہے ہمیں یہ دیکھ کر خوشی ہوئی ہے کہ دنیا کے ایک بڑے مذہب کی مذہبی کتاب کا گورمکھی میں ترجمہ چھپا ہے، مذہب اور روحانیت کے خواہشمندوں کو ہر ایک مذہب کی مقدس کتب کو ضرور پڑھنا چاہئے، گورمکھی پڑھے ہوؤں کو اس بات کا کوئی علم نہ تھا کہ قرآن شریف میں کیا لکھا ہے، ایڈیٹر صاحب نور کا یہ کارنامہ واقعی قابل تعریف ہے، کہ جنہوں نے گورمکھی دانوں کیلئے فرقان حمید کی تعلیم سے آگاہی حاصل کرنیکا سامان پیدا کر دیا ہے، ایڈیٹر صاحب نور کی اس اولوالعزمی کو دیکھکر سکھوں کو بھی سبق حاصل کرنا چاہئے، کہ وہ اپنی مذہبی کتب اور گورو صاحبان کے مقدس اقوال کا دیگر السنہ میں ترجمہ کر کے اصل لاگت پر دینے کا انتظام کریں۔"

جناب سردار عطر سنگھ صاحب گورنر صوبہ کشمیر

تحریر فرماتے ہیں کہ "مجھے قرآن شریف کے مطالعہ کا بیحد شوق تھا لیکن عربی سے ناواقفیت ہونیکی وجہ سے آجتک یہ خواہش پوری نہ ہو سکی، قرآن مجید کا ترجمہ ارسال فرما کر آپ نے میرے مدت کے شوق کو پورا کیا ہے، میں کس زبان سے آپ کا شکریہ ادا کروں، بلاشبہ آپ نے گورمکھی زبان میں ترجمہ کر کے گورمکھی دانوں پر بہت احسان کیا ہے اور اسلام کی بڑی بھاری خدمت بجا لائے ہیں۔"

جناب سردار جیون سنگھ صاحب نائب تحصیلدار

پولیٹیکل آفس سبی (بلوچستان) لکھتے ہیں کہ "گو مجھے اپنے فرائض منصبی کے باعث اتنی فرصت تو نہیں مل سکتی کہ میں اس گرنتھ کو جو شیخ محمد یوسف صاحب ایڈیٹر اخبار نور کی محنت اور عرقریزی کا نتیجہ ہے کلیتہً پڑھ سکوں تاہم جزوی صورت میں مختلف جگہ سے مطالعہ کرنے کے بعد ذیل کے نتیجہ پر پہنچا ہوں، قرآن شریف کی تعلیم وحدانیت سے بھری پڑی ہے گویا سراسر وحدانیت ہی ٹپکتی ہے، قرآن شریف میں ایسے ایسے مختصر، بامعنی اور بامحاورہ الفاظ ملتے ہیں جو دوسری زبانیں اس کے مقابلہ میں خاموش ہیں، مثلاً لفظ انشاء اللہ کو لیجئے، اس کے معنی ہیں کہ اگر اللہ کو منظور ہے تو، یہ کلمہ ٹھوس اور بامعنی اور پاکیزہ رنگ میں ہے، جو اپنی خوبی کی وجہ سے میری زبان پر چڑھ گیا ہے، بعض حضرات اپنی تنگدلی کے باعث اس پر اعتراض کرتے ہیں کہ سکھ ہو کر عربی لفظ کیوں استعمال کرتے ہو، ان کو میرا یہی جواب ہوتا ہے کہ اس لفظ کے مقابلہ میں کوئی دوسرا لفظ سنسکرت یا گورمکھی کا مجھے بتایا جائے، تاکہ اکثر گفتگو میں اس کا استعمال کیا جائے، مگر صرف دائیں بائیں سر ہلا دینے کے سوا ایسے حضرات کو کوئی جواب نہیں آتا، میرا سب کی خدمت میں یہ مشورہ ہے کہ قرآن شریف کی تعلیم خاطر خواہ دیکھنی ہو تو باقاعدہ اس کا مطالعہ کیا جائے

قرآن شریف کے گورمکھی ترجمہ کی زبان کیسی ہے

اس بارہ میں میں کیا عرض کر سکتا ہوں، چھوٹا منہ اور بڑی بات والا معاملہ ہے، یہ امر محض مطالعہ ہی سے حاصل ہو سکتا ہے 'شنیدہ کے بود مانند دیدہ'۔ گرنتھ سامنے پڑا ہی پڑھ کر اندازہ کر سکتے ہیں کیا خوبی ہے کہ عربی کا ترجمہ کیسے کیسے صاف اور بامعنی اور مروجہ الفاظ میں کیا گیا ہے، مختصر یہ کہ ترجمہ قرآن کا ہو اور کرنیوالا شیخ محمد یوسف ہو تو پھر زیادہ لب کشائی ایک لن ترانی ہوگی، بس شیخ صاحب کا نام ہی کافی ہے، جو سونے پر سہاگہ ہے، خدا کرے ایسی عالم و فاضل ہستیاں ہر مذہب ملت میں کثرت سے پیدا ہوں تاکہ مذہبی کشمکش اور سرکشی کا جلد خاتمہ ہو۔

گورمکھی دان دیہاتی باشندوں کو اس ترجمہ کی کہاں تک ضرورت تھی

اس کی ضرورت نہایت سخت تھی، جو لوگ پہلے اذان سنکر ہی کانوں میں انگلیاں ٹھونس لیتے تھے تاکہ اللہ اکبر کے لفظ سے مامون و محفوظ رہیں اور اسکی زد سے بچ جائیں، یہ ترجمہ پڑھکر اب وہ اخیر تک اذان سن سکیں گے، مجھے یاد ہے کہ لڑکپن میں میں ایک گاؤں میں گیا، اس کے باہر ایک مسجد تھی، جب اذان کا وقت ہوا تو وہاں سے اذان کی آواز آئی تھی کہ اس سے برانگیختہ ہو کر اکثر احباب نے کانوں میں انگلیاں ٹھونس لیں، میں اسوقت گو بے سمجھ تھا مگر اسقدر سوچ سکتا تھا اور حیران تھا، کہ اذان میں شاید بلال گالیاں نکالتا ہوگا، جسے لوگ سننا گوارا نہیں کرتے، جب میں نے ہوش سنبھالا، اور اذان کے مطلب اور معنی سے باخبر ہو گیا تو ان کی نافہمی پر مجھے رونا آیا۔ ع خود غلط بود آنچہ ما پنداشتیم، اب شیخ صاحب کی مہربانی، کشادہ دلی، اور عرقریزی سے ایک اہم ضرورت پوری ہو گئی ہے، اب کانوں میں انگلیاں ٹھونسنے کی ضرورت نہیں رہی، ہر شخص جس میں تھوڑا سا علم ہو وہ اپنی آنکھوں سے دیکھ سکتا ہے، یہ سب جہالت کے رنگ ہیں، میں بارگاہ پاک پروردگار میں شیخ صاحب کے حق میں دست بدعا ہوں کہ خداوند کریم جمیع حادثات دہر سے شیخ صاحب کو مامون و محفوظ رکھے اور اس نیک کام کا نیک اجر بخشے۔"

میری دیرینہ تمنا بر آئی

جناب گیانی بھگت سنگھ صاحب ہیڈ گرنتھی سری گورو سنگھ سبھا سمرسٹہ سے تحریر فرماتے ہیں کہ "مکرم و معظم جناب ایڈیٹر صاحب نور سب سری اکال۔ عرصہ سے اشتیاق تھا کہ قرآن کریم کی تعلیم سے آگاہی حاصل کی جائے، لیکن بوجہ عربی نہ جاننے کے ہم محروم تھے اتفاق حسنہ سے آپ کے ایک قادیانی بھائی کے توسط سے فرقان حمید

Digitized by Khilafat Library Rabwah

کا گورمکھی ترجمہ چند یوم کیلئے ملا جس سے میری دیرینہ خواہش پر آئی، پڑھنے سے معلوم ہوا کہ واقعی قرآن مجید ایک روحانی اور لائق ستائش کتاب ہے، ہم آپ کے ممنون ہیں اور آپ کے ہاتھ کا ٹیکہ پڑھ کر بیحد خوش ہوئے ہیں، اور ہماری طرف سے اہل قادیان کو ست سری اکال کہدیں۔"

جناب گیانی دیدار سنگھ صاحب بی اے

(فاضل سکھ مذہب) ہیڈ ماسٹر خالصہ ہائی سکول توگلوالہ ضلع گورداسپور لکھتے ہیں کہ "سردار محمد یوسف صاحب ایڈیٹر نور کے قرآن مجید کے گورمکھی ترجمہ کو نہ صرف میں نے پڑھا ہی ہے بلکہ ایک ایک سطر اور ایک ایک لفظ کے مطلب کو سمجھا ہے، بلاشبہ اس ترجمہ نے ایک دیرینہ کمی کو پورا کیا ہے، جو گورمکھی دانوں کو خصوصاً عرصہ سے ضرورت تھی، کیونکہ مادری زبان اپنے اندر جو جذب اور دل میں عمیق اثر ڈالتی ہے، وہ اظہر من الشمس ہے، آج تک کروڑوں مسلمان بھائی قرآن مجید کی تلاوت بلا ناغہ کرتے چلے آتے ہیں، مگر ان میں گنتی کے ہی چند دوست ہوں گے، جنہوں نے اس کی اصلیت اور حقیقی تاثرات سے فائدہ اٹھایا ہو، سردار صاحب کی یہ کوشش قابل تحسین ہے کہ انہوں نے حضرت محمد صاحب کی تعلیم کو ہو بہو دینداروں تک پہنچایا ہے جو عربی نہیں جانتے تھے، مگر انکی ارواح فرقان پاک کی تعلیم سے مستفیض ہونے کیلئے تڑپ رہی تھیں، آیتوں اور رکوع کے باقاعدہ نمبر دے کر متن کے ساتھ ساتھ چلنے کے خیال کو بہت اہمیت دی گئی ہے، جن سے عربی پڑھے ہوئے دوستوں کو اصل سے مقابلہ کرنیکے لئے کوئی دقت نہیں اٹھانی پڑتی، قصہ کوتاہ۔ مترجم نے علاوہ ازیں سکھوں اور مسلمانوں کے درمیان جو آزردگی اور کشیدگی کی وسیع خلیج حائل تھی، قرآن مجید کے اس ترجمہ کے ذریعہ اسے پاٹنے کی پوری پوری کوشش کی ہے میری دلی دعا ہے کہ پرماتما انکی اس نیک کوشش کو بار آور فرمائے۔"

سردار دیوی سنگھ صاحب گرنتھی سب پوسٹماسٹر

خان پور (ریاست بہاولپور) لکھتے ہیں کہ "میں نے قرآن شریف کا گورمکھی ترجمہ پڑھا ہیں سردار محمد یوسف صاحب کی قابلیت کی داد دیئے بغیر نہیں رہ سکتا، جو انہوں نے جگت اودھار (دنیا کی نجات) کیلئے اس پاک کتاب کا ترجمہ کیا ہے اور مخلوق خدا کیلئے نور خدا کا چشمہ کھولدیا، چند روز ہوئے سردار محمد یوسف صاحب نے اپنی تیار کردہ کتابیں سکھ اور مسلمان، سکھ مسلم اتحاد، مسلمانوں کے احسان سکھوں پر

جناب بھائی پریتم سنگھ صاحب گرنتھی

(سکھوں کی مذہبی کتب کے ماہر خصوصی)

از ٹھٹھہ چھینہ ڈاک خانہ خاص براستہ گکھڑ ضلع گوجرانوالہ لکھتے ہیں کہ "میں نے آپکے قرآن مجید کے گورمکھی ترجمہ کو پڑھ کر نہایت محظوظ ہوا، اس کی لکھائی چھپائی وغیرہ نہایت اعلیٰ درجہ کی ہے، ایسی دھارمک پستک (مذہبی کتاب) کا ترجمہ کرنے میں بلاشبہ آپ نے کمال محنت سے کام کیا ہے میری پرارتھنا (دعا) ہے کہ ایشور آپ کو بہترین صلہ دے، میں نے بہت سی پستکوں (کتب) کا مطالعہ کیا ہے، لیکن دھارمک پستک کا ایسا عمدہ ترجمہ نہیں دیکھا۔"

جناب سردار ساوہو سنگھ صاحب ایس ڈی رحیم یار خاں

تحریر فرماتے ہیں کہ "میرے دل میں قرآن شریف پڑھنے کا بیحد شوق تھا، مگر بدیشی بھاشا میں ہونے کی وجہ سے میں اپنی خواہش کو پورا نہیں کر سکتا تھا، اب حال میں سردار محمد یوسف صاحب ایڈیٹر اخبار نور قادیان نے قرآن مجید کا گورمکھی ترجمہ بڑی محنت سے عام فہم گورمکھی زبان میں کیا ہے، جو خاکسار کو اپنے دوست بابو غلام محی الدین صاحب کے ذریعہ ملا ہے جس نے میری خواہش کو اس رنگ پورا کیا ہے، جس طرح ایک خشک درخت بروقت آبیاری سے سرسبز ہو جاتا ہے، بلاشبہ فاضل مصنف نے ترجمہ کرنے میں کمال عقلمندی سے کام لیا ہے، زبان نہایت شستہ ہے، ایسے کارنمایاں کی اسلام میں یہ پہلی نظیر ہے، یقیناً آپ کا یہ کارنامہ مذہبی دنیا میں قابل تعریف ہے اور مذہب اسلام کیلئے خاص طور پر قابل فخر ہے۔"

سردار کرورا سنگھ صاحب ریٹائرڈ سب پوسٹماسٹر

سنگرور (ریاست جنید) لکھتے ہیں کہ "شریمان جی! میں نے قرآن شریف کے گورمکھی ترجمہ کو شروع سے آخر تک کمال غور سے پڑھا ہے، اور پڑھنے کے بعد اس نتیجہ پر پہنچا ہوں کہ آپ نے اس مقدس کتاب کا گورمکھی میں ترجمہ کر کے گورمکھی دان لوگوں پر ایک احسان عظیم کیا ہے، جس کا جس قدر بھی شکریہ ادا کیا جائے کم ہے۔"

محنت و ساوا رام صاحب کبیر پنتھی

راجہ جنگ ضلع لاہور لکھتے ہیں کہ "میں نے آپ کا کیا ہوا قرآن مجید کا گورمکھی ترجمہ پڑھا، یہ ترجمہ بہت ہی اچھا ہے، آپ نے گورمکھی میں قرآن شریف کا ترجمہ کر کے خلق خدا پر بڑا احسان کیا ہے آپ کو اس کا اجر خدا ہی دے سکتا ہے، جو انتہت (نہایت ہی) دیالو (رحمٰن) اور کرپالو (رحیم) ہے، دوسرا کیا دے گا، یہ قرآن مجید کا ترجمہ میں نے اپنے چیلے مسمی ساون کو منگوا کر دیا ہے، خدا اسے سمجھنے کی توفیق دے۔"

جناب سردار نتھا سنگھ صاحب بشیر لدھیانہ

بوساطت جناب شیخ غلام احمد صاحب فرماتے ہیں کہ۔ "قرآن مجید کے اس گورمکھی ترجمہ کی جس قدر تعریف کی جائے کم ہے، اس کے مطالعہ سے انسان کے دل پر روحانی اثر پڑتا ہے اور جس جانفشانی اور محنت کے ساتھ یہ ترجمہ کیا گیا ہے اس کا اندازہ کوئی پڑھنے سے ہی لگا سکتا ہے۔"

قرآن مجید کا گورمکھی ترجمہ اور آریہ پریس!

آریہ مسافر لاہور اپنے مارچ ۳۳ء کے اشو میں لکھتا ہے کہ "شیخ محمد یوسف صاحب ایڈیٹر اخبار نور نے سالہا سال کی محنت شاقہ کے ساتھ قرآن مجید کا گورمکھی ترجمہ نہایت خوبصورت جلد کے ساتھ چھپوایا ہے، مختلف مقامات سے اس کا مطالعہ کیا گیا، ترجمہ واقعی عام فہم اور شیخ صاحب کی یہ کوشش قابل داد ہے۔" نور۔ ایک اشد ترین مخالف کے منہ سے یہ الفاظ نکلنے ایک معجزہ ہے۔

قرآن مجید کے گورمکھی ترجمہ کا ہدیہ صرف **دو روپے** ہے یہ ترجمہ جس کے متعلق سکھ علماء کی قیمتی آراء آپ ملاحظہ فرما چکے ہیں سائز ۲۰×۲۶/۸، صفحات ۷۲۸، کاغذ عمدہ، چھپائی نہایت نفیس، جلد سنہری، گھر کی لاگت پانچ روپیہ، تبلیغی نقطۂ خیال سے برائے نام ہدیہ دو روپے، محصول ڈاک ۱۴ر۔ تھوڑی جلدیں باقی رہ گئی ہیں، دوست جلدی درخواستیں بھیجیں، ورنہ یہ سنہری موقع ہاتھ نہ آئے گا۔"

ملنے کا پتہ:۔ منیجر اخبار نور، نور بلڈنگ قادیان ضلع گورداسپور پنجاب

Digitized by Khilafat Library Rabwah

نور انیڈ سنز کی تیر بہدف و شہرۂ آفاق ادویہ!

اکسیر الابدان رجسٹرڈ دنیا میں ایک ہی مقوی دوا ہے

بلاشبہ کمزوری اور ضعیفی سے بڑھ کر دنیا میں کوئی مصیبت نہیں اس سے نجات حاصل کرنے کیلئے آپ آج ہی اکسیر الابدان رجسٹرڈ کا استعمال شروع کر دیں، کیونکہ دل میں نئی امنگ اعضاء میں نئی ترنگ، دماغ میں نئی جولانی پیدا کرنا، کمزور کو زور آور اور زور آور کو شاہ زور، نامرد کو مرد اور مرد کو جوانمرد بنانا اس اکسیر پر ختم ہے، ایکماہ کی خوراک کی قیمت صرف پانچ روپے۔ محصول ڈاک علاوہ۔

جناب ملک شیر محمد خاں صاحب رئیس اعظم کوٹ رحمت خاں ڈاکخانہ مومن ضلع شیخوپورہ

سے تحریر فرماتے ہیں کہ "میرے جسم میں جسقدر خطرناک عوارض تھے مثلاً فالج، پسلی کا درد، پیشاب کا جلن سے آنا، اکسیر الابدان کے ذریعہ سب کو آرام ہوگیا، آپ جس دیانتداری سے ادویات تیار کرتے ہیں، اس کی اللہ تعالےٰ آپکو جزائے خیر دے، آپکی ادویات کی تعریف جو اشتہاروں میں درج ہے، ان کے اثرات اس تعریف سے بے انتہا بلند ہیں"

دنیا میں تو موتی سرمہ کی ہی دھوم مچ رہی ہے!

آج دنیا اس بات کو مان چکی ہے کہ موتی سرمہ جملہ امراض چشم کیلئے نعمت غیر مترقبہ ہے، ضعف بصر، لگرے، جلن، پھولا، جالا، خارش چشم، پانی بہنا، دھند، غبار، پڑ بال، ناخونہ، گوہانجنی، رتوندہ، ابتدائی موتیا بند وغیرہ غرضیکہ جملہ امراض چشم کیلئے اکسیر ہے، جو لوگ بچپن اور جوانی میں اس سرمہ کا استعمال رکھتے ہیں، وہ بڑھاپے میں اپنی نظر کو جوانوں سے بھی بہتر پاتے ہیں قیمت فی تولہ دو روپے آٹھ آنے (۸ر عـ) محصول ڈاک علاوہ

ایک جج صاحب بہادر نے بہت سا سرمہ مفت تقسیم کیا

جناب ڈاکٹر محمد ابراہیم صاحب کنٹونمنٹ سپرنٹنڈنٹ چھاؤنی فیروزپور سے تحریر فرماتے ہیں کہ آپ کا موتی سرمہ ایک سب جج صاحب بہادر کو استعمال کروایا گیا، اور اللہ تعالیٰ نے ان کو اتنا فائدہ دیا کہ وہ آپ کے موتی سرمہ کے گرویدہ ہی ہوگئے ہیں، اب وہ غربا میں بطور کار خیر مفت تقسیم کرنا چاہتے ہیں، لہٰذا آپ آدھ آدھ تولہ والی بارہ شیشیاں اور ایک شیشی تولہ والی بذریعہ وی پی جلد بھیجدیجئے"

اکسیر اکبر

جس کا اثر مستقل ہے اکسیر الابدان کے علاوہ اس میں مزید حسب ذیل اجزاء شامل ہیں، سونے کا کشتہ، کستوری، عنبر، یوہمبین وغیرہ، اس کے فوائد کے کیا کہنے، ایک ہی لاثانی دوا ہے، اس کی موجودگی نے طبی دنیا میں ایک نئی روح پھونک دی ہے، مفصلہ ذیل نئی و پرانی بیماریوں میں اس کا اثر فوری اور مستقل ہے۔

ضعف دل، ضعف دماغ، ضعف اعصاب، ضعف ہاضمہ قبل از وقت بالوں کا سفید ہو جانا، دل کی دھڑکن، سر کا چکرانا، آنکھوں میں اندھیرا آنا، بیچینی، سستی، اداسی، ذرا سے کام سے دل کا کانپنا، جسم میں سخت کمزوری وغیرہ بیماریوں کیلئے یہ اکسیر بفضلہ تعالیٰ آخری اور یقینی علاج ہے، لاگت کے مقابلہ پر قیمت برائے نام یعنی ایک ماہ کی خوراک صرف بیس ۲۰ روپے، محصول ڈاک علاوہ

اکسیر اکبر سے ۵۴ سالہ ۱۸ سالہ نوجوان بن گیا!

جناب ڈاکٹر شیر محمد صاحب عالی اسسٹنٹ سرجن فورٹ لاکھارٹ ضلع کوہاٹ سے تحریر فرماتے ہیں کہ "اکسیر اکبر کی ایک ماہ کی خوراک جو آپ سے منگوائی تھی، ایک مریض جس کی عمر ۵۴ سال سے متجاوز ہو چکی اور جسکو کمزوری تقریباً ۲۰ سال سے تھی، استعمال کرائی گئی، دوران استعمال میں حیرت انگیز تبدیلی اس کے جسم میں رونما ہوئی، جو سنکڑوں مقوی ادویہ کے کھانے سے بھی آج تک نہ ہوئی تھی، یعنی اکسیر اکبر کے استعمال سے اس کی صحت ایسی ہوگئی، جیسے اٹھارہ سالہ نوجوان کی چڑھتی جوانی کا عالم ہوتا ہے" اکسیر اکبر واقعی اس زمانہ میں اپنا جواب نہیں رکھتی، آپ ایکمرتبہ ضرور تجربہ فرمائیے۔

تریاق اعظم

اس ایک ہی تریاق سے سر سے لے کر پاؤں تک کی جملہ بیماریوں کا علاج کر لیجئے، گھر میں اس تریاق اعظم کی شیشی ڈاکٹروں اور حکیموں کی ضرورت سے بے نیاز کر دیتی ہے سفر میں اس کی ایک شیشی کا آپ کے پاکٹ یا سوٹ کیس میں ہونا یہ اس بات کی دلیل ہے کہ ہسپتال کی جملہ ادویہ آپ کی پاکٹ میں ہیں، اس کے ہر قطرہ میں آب حیات اور ہر مرض کیلئے اکسیر ہے، اس کے ایک قطرہ کے حلق سے اترتے ہی مردہ جسم میں برقی لہر دوڑ جاتی ہے، سر کے درد، پسلی کے درد، گٹھیا کے درد، عرق النسا کے درد، معدہ کے درد، جگر کے درد غرضیکہ جملہ قسم کے دردوں کیلئے تیر بہدف، ناسور، جلے ہوئے آبلوں، تلی، بخار، ہیضہ، بدہضمی کیلئے اکسیر، قصہ کوتاہ۔ قریباً ۲۰۰ امراض کا ایک ہی علاج ہے، مفصل حالات پرچہ ترکیب استعمال میں ملاحظہ فرمائیے، قیمت فی شیشی دو روپے چار آنے، محصول ڈاک علاوہ۔

تریاق اعظم کے ذریعہ جان بلب مریض کو شفا ہوگئی

جناب مسٹر خلیل الرحمٰن صاحب اپر ایر آفیسر ویسٹرن ملٹری آگرہ سے تحریر فرماتے ہیں کہ "میں نے تریاق اعظم ناصی دوا آپ سے منگوائی، میں اس کی جسقدر بھی تعریف کروں کم ہے، یہ تریاق ہر ایک بال بچے والے گھر میں ہونا ضروری ہے، میرے پڑوس میں ایک جان بلب مریض کو فوراً شفا ہوئی، اور ایسی مثالیں بیشمار ہیں، جن میں آڑے وقت میں یہ تریاق اعظم تیر بہدف ثابت ہوئی، آپ نے ایسی بہترین دوا ایجاد کر کے مخلوق خدا پر بڑا احسان کیا ہے اگر اسے "زندگی کا رہبر" کہا جائے تو بجا ہے، ایک شیشی کلاں جلد بذریعہ وی پی بھیجکر شکریہ کا موقعہ دیں"

اکسیر لواسیر

یہ نامراد موذی مرض انسان کا خون نچوڑ کر اسے ہڈیوں کا پنجر اور زندہ درگور بنا کر زندگی تلخ کر دیتا ہے، اس کی مصیبت کو کچھ وہی بہتر سمجھ سکتا ہے، جسے بدقسمتی سے اس نامراد مرض سے سابقہ پڑا ہو، ہماری یہ اکسیر اس ظالم مرض کو خواہ کسی قسم کا ہو، زیادہ سے زیادہ چودہ روز کے استعمال سے جڑ سے اکھاڑ کر نیست و نابود کر دیتی ہے، قیمت تین روپے، محصول ڈاک علاوہ،

Digitized by Khilafat Library Rabwah

تین تشکیشی اور بھیجئے

جناب بابو محمد سالم اکبر صاحب ہیڈ کلرک اچھا پور نواب گنج سے تحریر فرماتے ہیں کہ "میں نے اپنے ایک دوست کیلئے پہلے بھی آپ سے اکسیر لواسیر نامی دوا منگوائی تھی، جس سے وہ دوست ایک سال تک بالکل اچھے رہے ان کو دیکھکر اب اور مریضوں نے بھی خواہش ظاہر کی ہے، لہٰذا بدیں خط ہذا تین شیشی اکسیر لواسیر اور بذریعہ وی پی بھیجکر شکریہ کا موقعہ دیجئے۔"

اکسیر بچگاں

یہ دوا چھوٹے بچوں کیلئے واقعی اکسیر ہے اسی لئے اس کا نام "اکسیر بچگاں" رکھا گیا ہے، اسہال ہر قسم، پیچش اور بچوں کے سوکھا پن وغیرہ کے لئے یہ دوا بفضل خدا تیر بہدف ہے، سبز رنگ کے اسہال اور سوکھا پن وغیرہ سے اکثر بچے ضائع ہو جاتے ہیں، یہ دوا ان عوارض کیلئے تریاق ہے اور پھر بڑی عمر والوں کیلئے بھی اسہال اور پیچش وغیرہ میں یہ بہت مفید ہے، قیمت فی شیشی دو روپے محصول ڈاک علاوہ۔

موتی دانت پوڈر

میلے دانت جملہ بیماریوں کا گھر ہیں، اگر آپ اپنی صحت کو ضروری سمجھتے ہیں تو آج سے ہی اس کا استعمال شروع کر دیں جو دانتوں کی جملہ بیماریوں کو دور کر کے انہیں فولاد کی طرح مضبوط بنا کر موتیوں کی طرح چمکاتا اور بدبوئے دہن کو دور کر کے پھولوں کی سی مہک پیدا کرتا ہے، قیمت دو اونس کی شیشی جو مدت تک کافی ہے، ایک روپیہ، محصول ڈاک علاوہ۔

رفیق زندگی

گرم مزاج والوں کیلئے بے نظیر تحفہ ہے مفرح دل اور مقوی دماغ، جس سے جوہر حیات کو خاص ترقی ہوتی ہے، بیماری یا کثرت کار کی وجہ سے جن کے چہرے زرد، دل ہر وقت دھڑکتا، سر چکراتا، آنکھوں میں اندھیرا آتا، اٹھتے وقت سناٹے سے دکھائی دیتے، بے چینی، گھبراہٹ، سستی اور اداسی چھائی رہتی ہو، کام کرنے کو دل نہ چاہتا ہو، جسم میں سخت کمزوری ہو، ان کیلئے یہ جادو اثر دوا نعمت غیر مترقبہ ہے اس دوا کا استعمال سال بھر کیلئے انشاء اللہ کسی دوسری مقوی دوا سے بے نیاز کر دے گا۔ ایک ماہ کی خوراک جس میں ۱۵ تولہ دوا ہے، قیمت پانچ روپے، محصول ڈاک علاوہ

اکسیر معدہ

ہیضہ، بدہضمی، کمی بھوک، درد شکم، اپھارہ باؤگولہ، پیٹ کا گڑگڑانا، کھٹی ڈکاریں، جی متلانا قے، جگر و تلی کا بڑھ جانا، سر چکرانا، کرم شکم، اسہال، ریاح، کھانسی، دمہ کیلئے تیر بہدف ہے۔

دودھ، گھی، مکھن، بالائی، انڈے وغیرہ ہضم کرنے کا بہترین ذریعہ ہے، دماغ، حافظہ اور ذہن کو تقویت دینے کمزور اور دماغی کام کرنے والوں کیلئے بینظیر چیز ہے، قیمت صرف دو روپے، محصول ڈاک علاوہ

قبض کشا گولیاں

اول تو کبھی کبھار کی قبض بھی بہت تکلیف دہ ہے، بلکہ بالعمومی قبض سے تو خدا کی پناہ، اگر آپ کا معدہ صاف ہے تو سمجھو کہ آپ تندرستی کی گود میں کھیل رہے ہیں، ورنہ یہ امر مسلمہ ہے کہ قبض سب بیماریوں کی ماں ہے، ایک دن گھر کا پائخانہ نہ صاف نہ ہو، تو تمام گھر کی فضا اسقدر خراب ہو جاتی ہے، کہ ناک میں دم آجاتا ہے، یہی حال آپ معدہ کا سمجھئے، اگر ایک روز بھی کھلکر اجابت نہ ہو تو تمام معدہ متعفن ہو جاتا ہے اور متعفن معدہ ہی ہر ایک بیماری کی جڑ ہے، قبض کشا گولیاں کیا ہیں، گویا معدہ کی جھاڑو ہیں، اور ان کا دائمی استعمال سمجھو کہ صحت کا بیمہ ہے، ایکسٹو گولی کی قیمت دو روپے، محصول ڈاک علاوہ

افیون چھڑاؤ گولیاں

افیون بہت بری بلا ہے علاوہ روپے کے نقصان کے یہ انسانی صحت کا ستیاناس کر دیتی ہے، بدقسمتی سے جسے اس کی عادت پڑ جائے، پھر اس کا چھوٹنا بہت مشکل ہو جاتا ہے، ہماری یہ گولیاں انشاء اللہ بہت جلد اس بلا سے نجات دلا دینگی، قیمت بکفد گولی دو روپے، محصول ڈاک علاوہ

بتیس سالہ افیون کھانیکی وبا سے نجات مل گئی!

مکرم جناب نور احمد خاں صاحب گورنمنٹ کنٹریکٹر سانھر لیک سے تحریر فرماتے ہیں کہ آپ کی مرسلہ افیون چھڑاؤ گولیاں ایک شخص کو استعمال کرائی گئیں، یہ صاحب بتیس سال سے افیون کھانے کی وبا میں مبتلا تھے، ان کا افیون کھانا قریباً قریباً چھوٹ گیا ہے، گولیاں بہت مفید ثابت ہوئی ہیں، تھوڑی گولیوں کی اور ضرورت ہے لہٰذا آپ بکفد گولیاں بدیں خط ہذا بھیجدیجئے۔"

اکسیر حربان

اس نامراد مرض سے بڑھ کر اور کوئی خطرناک روگ نہیں، یہ اندر ہی اندر گھن کی طرح انسانی صحت کا ستیاناس کر دیتا ہے، سر میں درد، طبیعت سرد، چہرہ زرد، ہاتھ پاؤں پھولے ہوئے دل اکتایا ہوا، بھوک مری ہوئی، غرضیکہ یہ نامراد بیماری انسان کو زندہ درگور بنا دیتی ہے، ہم نے سالہا سال کے تجربہ کے بعد اس موذی مرض سے نجات حاصل کرنے کے لئے ایک مجرب نسخہ ایجاد کیا ہے، اگر اس کی قیمت دس روپے بھی رکھی جاتی، تو بھی تھوڑی تھی، مگر محض پبلک کی ہمدردی کی خاطر اس کی قیمت صرف تین روپے رکھی جاتی ہے۔

بتیس سالہ احتلام جریان اور سستی جاتی رہی

جناب مہدی خاں صاحب، مگھال ڈاک ڈلوال ضلع جہلم سے لکھتے ہیں کہ "جو جناب سے دوا اکسیر جریان منگوائی تھی، اس سے اس حد تک فائدہ ہوا کہ ۲۰ سال کے امراض احتلام، جریان اور سستی وغیرہ سب جاتی رہی، اللہ تعالیٰ اس ایجاد کیلئے آپ کو جزائے خیر دے۔"

مچھر پروف

جب رات کو انسان میٹھی نیند سو رہا ہو تو اسوقت مچھروں کے کاٹنے سے جو بیچینی ہوتی ہے، وہ کسی تشریح کی محتاج نہیں اور پھر اس کے کاٹنے سے ملیریا بخار جیسا موذی روگ جو انسان کو زندہ درگور بنا دیتا ہے، لگ جاتا ہے، ہم نے ایک ایسا تیل ایجاد کیا ہے، جس کی بو سے مچھر اس طرح بھاگتا ہے، جس طرح لاحول سے شیطان، اس کے چند قطرے بدن پر مل لیجئے، اور بے کھٹکے میٹھی نیند آرام کیجئے، دو اونس کی شیشی جو خاصی مدت کیلئے کافی ہے، قیمت صرف ایک روپیہ چار آنہ، محصول ڈاک علاوہ۔

بال اڑانے کی خوشبودار دوائی!

اس خوشبودار دوائی کو پانی میں گھول کر لگانے سے ایک منٹ کے اندر اندر سخت سے سخت اور نرم سے نرم جگہ کے بال بہ صفائی کمال جڑھ سے دور ہو جاتے ہیں قیمت فی شیشی آٹھ آنے، محصول ڈاک علاوہ

پتہ مالنے کا — منیجر نور اینڈ سنز، نور بلڈنگ قادیان ضلع گورداسپور پنجاب

Digitized by Khilafat Library Rabwah

موتی کوڑیوں کے مول

آٹھ کتب کا اکٹھا سٹ خریدنے والوں سے بجائے ۱۲ کے صرف ۸ عہ

آٹھ کتب کا اکٹھا سٹ خریدنے والوں سے بجائے ۱۲ کے صرف ۸ عہ

حضرت بابا نانک رحمۃ اللہ علیہ کا مذہب

یہ وہ جامع کتاب ہے جس میں ہندوؤں کے کل عقائد (۱) وید سمرتی پران (۲) چھوت چھات (۳) تیرتھ یاترا (۴) جنیو (۵) مورتی پوجا (۶) ستوتک (۷) اوتار (۸) گئو پوجا (۹) مردے کا جلانا (۱۰) ذبیحہ یا جھٹکا (۱۱) تناسخ (۱۲) سکھوں کے پانچ ککے، شری گرنتھ صاحب اور بابا نانک رح کے اقوال سے یہ ثابت کیا گیا ہے کہ حضرت موصوف نے ان عقائد کی بزور تردید کی ہے، اور اس کے خلاف مسلمانوں کے عقائد کے گورو صاحب دل وجان سے موید تھے، مثلاً (۱) کلمہ طیبہ (۲) نماز روزہ (۳) آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم (۴) حج کعبہ (۵) قبلہ پر ایمان (۶) عقیدہ ملائکہ (۷) قرآن مجید پر ایمان (۸) صوفیائے کرام اور حضرت بابا نانک صاحب (۹) حضرت بابا نانک رح کے اقوال کا ماخذ قرآن مجید ہے، پھر اخیر پر اس کتاب میں نہایت مدلل و مبسوط مضمون تاریخی نقطۂ خیال سے درج ہے، جس میں ثابت کیا گیا ہے، کہ شاہانِ اسلام گورو صاحبان کے حامی و مددگار رہے، اور سکھوں کے پانی کی جگہ انہوں نے اپنا پسینہ بہایا، اس کتاب کے متعلق ہندوستان کے ۲۰ چوٹی کے اخبارات نے زبردست ریویو میں ظاہر کیا ہے کہ سکھوں اور ہندوؤں میں تبلیغ کیلئے یہ ایک بےنظیر کتاب ہے قیمت صرف ایک روپیہ بارہ آنہ، محصول ڈاک علاوہ

مسلمانوں کے احسان سکھوں پر

مضمون نام سے ظاہر ہے اسمیں سکھوں کی مسلمہ کتب سے یہ ثابت کیا گیا ہے کہ گذشتہ زمانہ میں مسلمان سکھوں کے ہر آڑے وقت میں کام آتے رہے ہیں سکھ گوروؤں کے پسینہ کی جگہ مسلمانوں نے اپنا خون بہایا، سکھ گوروؤں کی طرف سے مسلمان ہر مشکل میں سینہ سپر ہوئے، یہ رسالہ اس قدر مقبول ہوا کہ اس کے قیمتی مضمون کو بعض سکھ اخبارات نے بھی فخریہ شائع کیا، تاکہ ہمارے سکھ بھائی اپنے دوست اور دشمن کو بہتر سمجھ سکیں، قیمت صرف ۵ر، محصول ڈاک علاوہ۔

سکھ اور مسلمان

یہ جناب ایڈیٹر صاحب اخبار نور کا وہ لیکچر ہے، جو گزشتہ سے پیوستہ سال مرکزی سالانہ جلسہ پر دیا گیا، اور پھر دوستوں کے اصرار پر کتابی صورت میں شائع کیا گیا، یہ لیکچر اس قدر مقبول عام ہوا کہ اس کا پہلا ایڈیشن خود دو ہزار چھپا تھا، ہاتھوں ہاتھ فروخت ہوگیا، اور دوسرا ایڈیشن مزید اضافہ سے شائع کیا گیا ہے، سکھوں میں تبلیغ کیلئے بہترین حربہ ہے، قیمت فی کاپی صرف ۸ر، محصول ڈاک علاوہ۔

سکھ مسلم اتحاد

یہ جناب ایڈیٹر صاحب موصوف کا وہ لیکچر ہے، جو انجمن حمایت اسلام لاہور کے سالانہ جلسہ پر دیا گیا، جسے حاضرین نے خاص اشتیاق سے سنا، اب دوستوں کے اصرار پر رسالہ کی صورت میں شائع کیا گیا ہے، اس رسالہ میں اردوئے گرنتھ صاحب و دیگر سکھ تاریخی کتب سے یہ ثابت کیا گیا ہے کہ سکھوں کا مضبوط قدموں پر اتحاد ہو سکتا ہے تو مسلمانوں سے ہی، سکھ دوستوں کو دینے کیلئے بےنظیر تحفہ ہے، قیمت صرف آٹھ آنے۔ محصول ڈاک علاوہ۔

ہندو دھرم کی حقیقت

یعنی سناتن دھرم پر ایک تنقیدی نظر، آجتک مسلمانوں کی طرف سے اس مذہب کے متعلق بہت ہی کم لٹریچر مہیا کیا گیا ہے، اس لئے اس قابل قدر کتاب نے ایک بڑی بھاری ضرورت کو پورا کیا ہے، اس معرکۃ الآرا کتاب میں حسب ذیل مضامین ہیں (۱) ویدوں کی حقیقت (۲) کیا وید الہامی ہیں (۳) ہندوؤں کا مسئلہ اوتار (۴) اوتاروں کی تقسیم (۵) ست جگ کے اوتار (۶) ایشور مچھلی کے روپ میں (۷) ایشور کچھوے کے روپ (۸) ایشور سؤر کے روپ میں (۹) ایشور بادنے کے روپ میں (۱۰) ایشور کلہاڑے والے کے روپ میں (۱۱) رام اوتار (۱۲) دواپر یگ کے اوتار (۱۳) کرشن اوتار (۱۴) بدھ اوتار (۱۵) صداقت اسلام پر پنڈت دیانند کی گواہی وغیرہ وغیرہ، گویا ہندوؤں کی وہ کتب جو ہزارہا اوراق پر پھیلی ہوئی ہیں اور آج تک ان میں درج شدہ مضامین کی بھنک تک بھی مسلمانوں کے کانوں میں نہ پڑی تھی، یہ ان جملہ کتب کا نچوڑ ہے۔ قیمت صرف ایک روپیہ آٹھ آنہ۔ محصول ڈاک علاوہ۔

آریہ مذہب کی حقیقت

مارچ ۱۹۲۳ء میں جبکہ آریوں کی طرف سے راجپوتانہ میں ملکانہ ارتداد کی وبا کا جھکڑ چلا تھا، اسوقت یہ کتاب اس ارتداد کی وبا کو روکنے کیلئے بہترین ثابت ہوئی تھی، اس کی تاثیر اور اسکی قبولیت کا آپ اس سے اندازہ لگا سکتے ہیں کہ مسلم آؤٹ لک۔ زمیندار، سیاست وغیرہ نے اس پر تبصرہ کرتے ہوئے یہ لکھا کہ آج تک جسقدر کتب اس موضوع پر لکھی گئی ہیں یہ ان سب پر فائق ہے، مجھ سے اجازت لے کر بعض دوستوں نے سندھی اور گجراتی زبانوں میں اس کا ترجمہ کیا، اب یہ مزید اضافہ کے ساتھ دوبارہ چھپ گئی ہے، پہلے حجم ۸۰ صفحات تھا اب ۱۰۸ ہے، کاغذ لکھائی، چھپائی سب اعلیٰ ہے، قیمت غیر مجلد ۶ر جو تقریباً اصل لاگت ہے، ضرورت ہے کہ اس مجرب تبلیغی حربہ کی اشاعت نہایت ہی وسیع پیمانہ پر ہو، اسلئے اس کی قیمت تقریباً اصل لاگت ہی رکھی گئی ہے۔

گائے اور سکھ دھرم اور گورو کی بانی (گورمکھی میں)

یہ آٹھ کتب کا سٹ جسکی قیمت پانچ روپے ایک آنہ ہوتی ہر اکٹھا خریدنے والوں سے صرف دو روپیہ آٹھ آنہ محصول ڈاک علاوہ

مسالے کا پتہ:- منیجر اخبار نور، نور بلڈنگ قادیان ضلع گورداسپور پنجاب